



# بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

پنج شنبہ — ۴ جنوری ۱۹۷۳ء

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

| نمبر شمارہ | فہرست مضامین  | صفحہ |
|------------|---|------|
| ۱          | تکاورت کلام پاک .. .. .   | ۱    |
| ۲          | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات .. .. .  | ۲    |
| ۳          | غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات .. .. .  | ۳    |
| ۴          | مجلس کی درخواست (میر چاکر خان ڈومکی) .. .. .  | ۴    |
| ۵          | "The Baluchistan Prohibition of the use of drugs, locally known as Rockets, Bill, 1973." (Private Bill by Mian Saifullah Khan Paracha). | ۵    |
| ۶          | Presentation of report of the Select Committee on the Provincial Assembly of Baluchistan Privileges Bill, 1972 and passage of Bill.     | ۶    |



## اسمبلی کے افسران

- ۱- سردار محمد خان ہاروزئی ... اسپیکر  
 ۲- مولوی محمد شمس الدین ... ڈپٹی اسپیکر

## حزب اقتدار

کابینہ کے ارکان

### وزیر اعلیٰ

- ۱- سردار نسطا اللہ خان مینگل ... وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)  
 ۱- محکمہ داخلہ  
 ۲- میر گل خان نصیر  
 ۱- محکمہ عمارات و شارعات  
 ۲- محکمہ صحت  
 ۳- محکمہ مال  
 ۴- محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن  
 ۵- محکمہ لوکل گورنمنٹ  
 ۶- محکمہ صنعت

### ۳- مولوی صالح محمد خان

۱- محکمہ زراعت  
 ۲- محکمہ اوقاف

### ۴- سردار عبدالرحمان بلوچ

- ۱- محکمہ آبپاشی و برقیات  
 ۲- محکمہ خوراک

### ۵- میر احمد نواز خان بگٹی

- ۱- محکمہ قانون و پارلیمانی امور  
 ۲- محکمہ مالیات  
 ۳- محکمہ صنعت و تجارت  
 ۴- محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی

## حزب اقتدار کے دو سربراہی ارکان

- |                               |                           |
|-------------------------------|---------------------------|
| ۶- آغا عبدالکریم خان          | ۷- سردار خیر بخش خان مری  |
| ۸- میر شہیر علی خان اوشیروانی | ۹- میر دوست محمد خان بلوچ |
| ۱۰- میر چاکر خان ڈومکی        | ۱۱- مولوی محمد حسن شاہ    |
| ۱۲- مس فضیلہ عالیانی          |                           |

## حزب اختلاف

- |                                |                            |
|--------------------------------|----------------------------|
| ۱- سردار غوث بخش خان رئیسائی   | ۲- میان سیف اللہ خان پراچہ |
| ۳- میر شاہ نواز خان شالیانی    | ۴- جام میر غلام قادر خان   |
| ۵- سردار غوث بخش خان رئیسائی   | ۶- خان عبدالصمد خان اچکزئی |
| ۷- سردار محمد انور جان کھیتران | ۸- میر یوسف علی خان مگسی   |

## آج کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ارکان اسمبلی غیر حاضر تھے

- |                          |                             |
|--------------------------|-----------------------------|
| ۱- نواب خیر بخش خان مری  | ۲- سردار عطا اللہ خان مینگل |
| ۳- جام میر غلام قادر خان | ۴- سردار انور جان کھیتران   |
| ۵- میر یوسف علی خان مگسی | ۶- میر چاکر خان ڈومکی       |

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

پہلی بلوچستان اسمبلی کا تیسرا اجلاس

پنج شنبہ ۴ جنوری ۱۹۷۱ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبرز کوئٹہ میں زیر صدارت

سید محمد خان پارو وزیر

اسپیکر صوبائی اسمبلی بلوچستان دس بجے صبح منعقد ہوا۔

## نلاوت کلام پاک و ترجمہ

از: مولوی شمس الدین

اسْمَاءُ تِلْكَ آيَةُ الْكُتُبِ وَالَّذِي أَنْزَلَ آيَاتِكَ مِنْ رَبِّكَ أَنْتَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا النَّاسُ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي  
رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَإِنَّ أَسْتَوِي عَلَى الْغُرُبِيِّ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِأَسْفَلٍ مُوَجَّعٍ لِيُدْبُرَ السَّمَاءَ وَيَكُونَ مِنَ الْآيَاتِ الْكُبْرَى ۝  
الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَكَ يُدْعُونَكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ ۝

(پارہ ۱۳ ص ۱۱)

ترجمہ:

یہ آیتیں ہیں ایک بڑی کتاب کی اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے یہ بالکل سچ ہے۔ کین  
بہت سے آدمی ایمان نہیں لائے اللہ ایسا ہے کہ اس نے آسمانوں کو بدون ستون اور پناہ کھڑا کر دیا۔ چنانچہ تم ان کو دیکھ رہے ہو  
پھر عرش پر قائم ہوا اور آفتاب و ماہتاب کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک ایک وقت معین میں چلتا ہے۔ وہی ہر کام کو تیر کر رہا  
اور دلائل کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کے پاس جانے کا یقین کر لو۔

# نشان زدہ سوالات اور انکے جوابات

150. خاں عبدالصمد خان چکری

کیا وزیر صحت بیان کریں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے چیچک گلستان میں ہیلتھ سنٹر کا طبی ادارہ کھلا ہے وہاں کے لوگ سابقہ ڈسپنسری جتنے علاج سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ سابقہ ڈسپنسری میں ایک ڈاکٹر ہر وقت رہتا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت ایک ہی ڈاکٹر مرکز اور تین شاخوں میں اس طرح تقسیم ہو کر رہ گیا ہے کہ ہر دوسرے دن ڈاکٹر مرکز سے شاخوں میں پلا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ صحیح ہے کہ ہسپتال میں داخل اور سیر دینی مرلصیوں کو ہر وقت ہی ڈاکٹر کا علاج ہونا چاہیے۔ جس نے اسے شروع کیا ہو۔ ڈاکٹر کی تبدیلی سے علاج باقاعدہ نہیں رہتا؟

(ه) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس ہیلتھ سنٹر کے ابتدائی خاکہ میں مرد ڈاکٹر کے ساتھ ایک زنانہ ڈاکٹر بھی تھی، تاکہ ایک شاخوں میں جائے اور دوسرا مرکز میں رہے۔

(و) کیا حکومت بھی اس مرکز میں ان دو الگ الگ کاموں کو مزاد ش انخوں کے لئے دو ڈاکٹر مقرر کرنے کیلئے ارادہ رکھتی ہے؟ نیز لیڈی ڈاکٹر نہ مل سکے تو دونوں مرد ڈاکٹر کئے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(الف) یہ کہنا غلط ہے کہ جب سے گلستان میں سنٹر کھلا ہے، وہاں سابقہ ڈسپنسری کے مقابلہ میں علاج کم ہوتا ہے۔ وہاں پر باقاعدگی سے علاج معالجہ ہو رہا ہے۔

وزیر صحت

(ب) جی ہاں سابقہ ڈسپنسری میں ایک ڈاکٹر اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر تعینات رہتا تھا۔

(ج) جی ہاں میڈیکل آفیسر پنجاب رول ہیلتھ سنٹر گلستان کو اس سے متعلق سب ٹیڑوں دشخوں میں بھی قاعدہ کی رو سے جانا ہوتا ہے۔

(د) جی نہیں راد یہ ممکن بھی نہیں، کہ دو کچھ جہاں ہی ڈاکٹر کوئے ڈاکٹر تبدیلی بھی ہو سکتا ہے، لیکن اس سے مرض کے علاج میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(۷۵) جی ہاں، مگر۔ لیڈی ڈاکٹر میٹسرز ہوسٹل کی وجہ سے یہ جگہ فی الحال خالی ہے۔

دوم گورنمنٹ کے پاس ایسا کوئی منصوبہ نہیں کہ وہ دو ڈاکٹر ایک دیہی مرکز کے لئے اور ایک اسی مرکز کی شاخوں کے لئے مقرر کرے۔ البتہ لیڈی ڈاکٹر کی خالی جگہ تک میسرز ہو۔ مرد ڈاکٹر لگایا جا سکتا ہے، مگر چھوٹی بات ہے کہ ہمارے پاس مرد ڈاکٹر بھی پورے نہیں ہیں۔

جناب والا۔ وزیر صاحب نے راج کے جواب میں فرمایا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ یہ لیڈی ڈاکٹر خان اچکزئی، انچارج رول ہلیتھ سینٹر گلستان کو اس سے ملحقہ سب سینٹر میں بھی قاعدہ کی رو سے جانا ہوتا ہے تو کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ شاخیں کتنی ہیں اور گلستان سے کتنے فاصلے پر واقع ہیں؟

**وزیر صحت**

جناب عالی، پرنسپل سماں ہے اس کے لئے آپ ہیں تازہ لائسنس دینا۔

آپ نے اپنے جواب میں شاخوں کا ذکر کیا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے

**خال عبدالصمد خان اچکزئی**

کہ کتنی شاخیں ہیں؟

**وزیر صحت**

جناب عالی! اس سلسلے میں ہم نے معلومات حاصل نہیں کی ہیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، اگر آپ تازہ لائسنس دیں تو اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب عالی! گلستان سینٹر سے تین شاخیں وابستہ ہیں۔ ایک سولہ میل دور ہے دوسری بارہ میل دور ہے اور تیسری چودہ میل دور ہے، یہ ڈاکٹر سینٹر تین دن شاخوں میں پھرتا ہے۔ یہاں کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ روزانہ ان شاخوں میں جائے۔ وہاں مریضوں کو دیکھنے اور پھر واپس آجائے اس طرح تین دن گلستان سینٹر میں ڈاکٹر عملاً نہیں ہوتا ہے، پھر بھی وزیر صاحب جزو درکار کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ غلط ہے کہ جب سے گلستان میں سنٹر کھلائے وہاں سابقہ ڈسپنسری کے مقابلے میں علاج کم ہوتا ہے اور سب کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہاں اس سنٹر سے پہلے ایک مستقل ڈاکٹر رہتا تھا تو آپ نے بفرق شمس کیا کہ پہلے مستقل ڈاکٹر تھا اور اب تین دن وہاں ڈاکٹر ہوتا ہے اور تین دن نہیں ہوتا ہے۔

نہیں ہوتا ہے۔

**وزیر صحت**

اس سلسلے میں جناب گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے اس ایریا میں کہا جا چکا ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹر واپس کی سخت قلت ہے، اس لئے ہم دو ڈاکٹر نہیں رکھ سکتے لیکن وہاں جو ایک ڈاکٹر متعین ہے اس کے متعلق میں اپنی کوئی

تسکایت موصول نہیں ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کا خاطر خواہ علاج نہیں کر سکتا ہے، چنانچہ تک میری معلومات کا تعلق ہے کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا ہے اور وہ ٹھیک طور پر علاج کر رہے ہیں۔

**خان عبدالصمد خان اچکزئی** | جب ڈاکٹر دوسرے پر ہوتا ہے تو کیا علاج By proxy ہوتا ہے؟

**وزیر صحت** | جیسا کہ ابھی آپ نے فرمایا کہ میں نے ایسا جواب نہیں دیا کہ ڈاکٹر دوسرا باہر کے فاصلے پر سے یا سولہ میل کے فاصلے پر ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ وہ آسانی سے مریضوں کو دیکھ کر واپس آ سکتا ہے اور ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہوتی کہ لوگوں کا خاطر خواہ علاج نہیں ہوتا ہے۔

**خان عبدالصمد خان اچکزئی** | جناب اسپیکر کیا اس جواب کو آپ کافی سمجھتے ہیں؟

**مسٹر اسپیکر** | میرے خیال میں اس معاملے میں میری رد و تلنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی ہے تو آپ ضمنی سوالات کرتے رہیں۔

**شاہد حزب اختلاف** | کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

**وزیر صحت** | ڈاکٹروں کی کمی پوری کرنے کے لئے ہم نے مئی میں میڈیکل کالج کا افتتاح کیا ہے۔ اس کالج میں ایک سو نو کے قریب طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلکہ کئی کئی ٹیچرز کا بھرتی بھی ہم اپنے لڑکے کیج رہے ہیں اس سال ہمارے کافی لڑکے تعلیم مکمل کر کے واپس آ رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر ہمیں باہر سے کچھ ڈاکٹر اچھی تنخواہوں اور مراعات پر بل جائیں تو ہم ان کو بھی یہاں لائیں۔ دو تین سال کے لئے ہم ان کو CONTRACT BASIS پر رکھیں اور ان سے کام لیں۔ یہ ہماری کوشش ہے اور امید ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہو جائیں گے اور یہی جلد از جلد دور ہو جائے گی۔

**میاں سید قاسم خان براجہ** | حال ہی میں آپ نے باہر کے ڈاکٹروں کو واپس لانے کی صورتوں میں بھیج دیا ہے۔ اس سے میرے خیال میں خلا پیدا ہوگا اور آپ کو اور تکلیف ہوگی تو کیا آپ یہ

بتائیں گے کہ اس سلسلے میں آپ نے کیا انتظام کیا ہے؟

**وزیر صحت** | اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ہم نے کوشش یہی کی کہ کوئی ڈاکٹر اپنے صوبے میں واپس نہ جائے۔ لیکن اگر کوئی ڈاکٹر لہجہ بھرا اور کوئی خاص وجوہات ہو تو ہم نے ان کو واپس بھیج دیا۔ اس سے کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ جو کمی تھی وہ چند ڈاکٹروں کے جانے کی وجہ سے تھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دوسرے صوبوں سے مثلاً سندھ، پنجاب اور

صوبہ سرحد سے ہم کالیے ڈاکٹر بل جائیں تو ہم CONTRACT BASIS پر ایک دو سال کے لئے یہاں رکھیں ایسے ڈاکٹر ہمیں مل رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ یہ کمی جلد پوری ہو جائے گی۔

جناب والا! وزیر متعلقہ نے جو جواب مجھے دیا ہے اس میں میڈیکل کالج کا ذکر کیا ہے کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ میڈیکل کالج کی تعمیر کام کس منزل میں ہے؟

**قائد حزب اختلاف**

جگہ کا تعین کیا جا چکا ہے۔ لیکن تعمیر کام ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ صرف ابتدائی کنٹریکٹ وغیرہ لیتے گئے ہیں، لیکن ان پر بھی ابھی تک کام شروع نہیں ہوا ہے

**وزیر صحت**

کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ کنٹریکٹس کے کام کی تیاری میں اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

**قائد حزب اختلاف**

جناب یہ علیحدہ سوال ہے۔ اس کے لئے آپ تازہ نوٹس دیں۔ تو معلومات حاصل کر کے بت دی جائیں گی۔

**وزیر صحت**

وزیر موصوف نے اسی ڈاکٹروں کی کمی کا اعتراف کیا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ وزیر موصوف نے ایک کام کرتے ہوئے ڈاکٹر کو دفتر

**خان عبدالصمد خان اچکزئی**

میں کلرک لگا دیا ہے۔

**وزیر صحت**

میں آپ کے سوال کو نہیں سمجھ سکا۔ مجھے اس قسم کے واقعہ کا کوئی علم نہیں ہے۔

ڈاکٹر برنی بجا خاص بھی کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر برنی کے خلاف آپ کیا کارروائی کر رہے ہیں؟

**خان عبدالصمد خان اچکزئی**

جناب ان کے متعلق ایسا کوئی آرڈر نہیں دیا گیا ہے کہ ان کو دفتر میں کلرک لگا دیا جائے

**وزیر صحت**

باقی برنی صاحب کے خلاف سنگین شکایات پیدا ہوئی ہیں جن کے پیش نظر ان کو ان کے کام سے

ہٹا دیا گیا ہے اور دوسرے ڈاکٹر کو انچارج ملز کیا گیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ ان کو دفتر میں کلرک لگا دیا گیا ہے اور وہ کلرک کا کام کر رہے ہیں۔

**خان عبدالصمد خان اچکزئی** ڈاکٹر کے لئے بجا خاص سکریٹری میں کیا کام ہوا؟

ایسا ڈاکٹر سیکرٹری کی مرضی سے ہو گا وہ جو کام مناسب سمجھیں گے وہ کام ان سے لیں گے۔

**وزیر صحت**

**خان عبدالصمد خان اچکزئی** کیا ان کو گلگت میں نہیں لگایا جاسکتا؟

جو نمبر ان کے خلاف ضابطے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ لہذا ہم ان کو کسی اور جگہ تعینات

**وزیر صحت**

نہیں کر سکتے۔

## ✽ 151۔ عبدالصمد خان اسپکزئی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم بتلائیں گے کہ:

(الف) کیا حقیقت ہے کہ گلستان ہیلتھ سینٹر میں ابتدائی چند دنوں کے بعد بجلی کا انتظام خراب ہوا، جو پھر درست نہ ہوا۔  
(ب) کیا حقیقت ہے کہ ساج کل علاج مدعا جو حضور صافی اہلی کے علاج کے لئے اکیسویں ضروری ہے۔

(ج) کیا حقیقت ہے کہ اکیسویں کے لئے بجلی پہلی شرط ہے؟

(د) کیا حکومت گلستان ہیلتھ سینٹر میں اکیسویں کی ہولت کے لئے بجلی کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ه) کیا حکومت کو علم ہے کہ گلستان کے مرکز صحت میں پانی کا انتظام آٹھ دن خراب ہوا رہتا ہے۔

(و) کیا حقیقت ہے کہ گذشتہ تہ ماہ ہفتہ ہیلتھ سینٹر میں پانی کا انتظام نہ ہوا، جس سے عملہ اور مریضوں کو سخت تکلیف رہی۔

(ز) کیا حکومت پانی کے انتظام کی اس حسرتی کے اسباب کا پتہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے

(ح) کیا حکومت اس شدت تکلیف کا کوئی علاج کرے گی، اور یہ بھی بتلائیں گی کہ اس حسرتی کا ذمہ دار کون ہے؟

یہ درست ہے کہ گلستان ہیلتھ سینٹر میں بجلی کا انتظام تھا، کیوں کہ بیڑی مشین خراب ہو جانے سے بجلی کا انتظام بگڑ گیا، لہذا بیڑی مرمت کرنے کے لئے محکمہ صحت کی دیکھ پ میں پانچائی

ہوا، گئی۔ چونکہ مشین کی ساخت اور ماڈل بہت پرانا ہے اور اس میں مطلوبہ اشیاء لگانے کے لئے

کوئی پرزہ پاٹ نہیں مل رہا۔ لہذا مشین کی مرمت نہیں ہو سکتی۔ محکمہ آجی تک اس کے لئے کوشاں ہے کہ اس کے لئے کیے

پرزہ پاٹ دستیاب ہوں کہ اس کو دوبارہ نصب کیا جائے اس ضمن میں جب ضروریات محکمہ ڈسپوزل حکومت پاکستان سے پوچھا

تو جہڑیڈ کے مطابق ہر بلان ہینہ پاٹ کی لسٹ دی گئی۔

مگر تا حال کامیابی نہیں ہوئی، یہ بات درست ہے کہ اکیسویں مشین بجلی سے چلتی ہے، اور گلستان ہیلتھ سینٹر

کے لئے ایک اکیسویں مشین بھی منظور کی گئی ہے، جو کہ عنقریب پہنچنے والی ہے۔ تاہم اس اکیسویں مشین کو چلانے کے لئے

بجلی لگانا کوئی معنی نہیں رکھتا، کیونکہ اس کے ساتھ اس کا پنا بیڑی مرمت ہوگا۔

(دستاویز) حکومت کو اس بات کا کوئی علم نہیں کہ بوجھت ان کے مرکز صحت میں پانی کا انتظام آسے دن خراب رہتا ہے۔ کیونکہ اس بارے میں کوئی دستاویزی رپورٹ حکم صحت کو نہیں پہنچی۔ بہر حال پانی کا انتظام ٹائون کمیٹی صحت کے دائرہ اختیار میں ہے لہذا اگر پانی کی ترسیل کا کوئی انتظام نہیں تو ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

**خان عبدالصمد خان اچکزئی** | کیا وزیر موصوف کو علم ہے کہ یہ جنرل ڈپٹی کمشنر صاحب خراب ہوا تھا؟

**وزیر صحت** | جناب مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے

**خان عبدالصمد خان اچکزئی** | اس کا علم تو آپ کو لازمی طور پر ہونا چاہیے۔

**وزیر صحت** | اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو معلومات حاصل کر کے آپ کو مطلع کر دیا جائے گا کہ کب سے یہ خراب ہے۔ لیکن سیرا خیال ہے کہ یہ کافی عرصے سے خراب پڑا ہے۔

**خان عبدالصمد خان اچکزئی** | آپ نے جنرل ڈپٹی کمشنر کی مرمت کا اہم وعدہ کیا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ وہ کب تک بن جائے گا۔

**وزیر صحت** | ہم کوشش کر رہے ہیں شاید مہینہ ڈیڑھ مہینہ تک آپ کو مل جائے، میرا مطلب ہے کہ شاید اس

دست میں وہاں پہنچ جائے۔

۱۵۴۔ **خان عبدالصمد خان اچکزئی**

کیا وزیر مال بتائیں گے کہ:

۱۔ صوبے کی مختلف تحصیلوں میں لینڈ ریفرم کے لئے پیداواری اکائی (ریونٹ) کیا ہے؟

۲۔ اکائیوں کے تعین کے لئے قاعدہ کلیہ کیا رکھا گیا ہے؟

۳۔ ان تحصیلوں کے بندوبست کا سال کونسا تھا؟ ہر تحصیل کے لئے علیحدہ علیحدہ بتایا جائے۔

۴۔ مذکورہ بندوبست کے وقت مختلف پیداوار از نسیم گتم، جو جواری وغیرہ کے نرخ فی من کیا تھے؟

۵۔ مذکورہ بندوبستوں میں کتنے سابق سالوں کی ادویاتی گئی تھی؟

۱۔ کیا حکومت بتائے گی کہ یہ سرق معقول جائز اور منصفانہ ہے، اگر نہیں تو اس معاخذ کو از سر نو درست کیا جائے گا،

۲۔ صوبہ بلوچستان کی مختلف تحصیلوں کے لئے جو پیداواری یونٹیں سابق حکومت مغربی پاکستان و لینڈ کمیشن بلوچستان

نے مقرر کیا ہے، وہ گوشوارہ (الف) میں دیئے گئے پاورٹ میں ہستعلیٰ درج ہیں۔ یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ

مندرجہ ذیل تحصیلوں حلقہ جات کی پیداواری یونٹیں سابق حکومت مغربی پاکستان نے ترکیبی تیس ڈگریڈ اور، لاٹھہ، منور، پیرا

ایکوٹہ ۲۔ پٹنہ ۳۔ حیدرآباد ۴۔ سی۔ ۵۔ ساہیوال  
۶۔ اوستر محمد ۷۔ جھٹ پٹ ۸۔ کوٹلو ۹۔ سندھو ۱۰۔ ڈکی

۲۔ مارشل لار ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کے پیراگراف ۲ (۱۰) کے مطابق پیداواری علامتی اکائی سے مراد شرح ہے جو کسی مخصوص علاقہ کی زمین میں طبعاً ایک ہی قسم کی زمین کے بقعہ کی پیداواری قیمت کا موازنہ ان ایکسوں کے مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے جو تاریکین وطن کی دو بارہ جالی کے لئے نافذ کیا جاتا ہے۔ جو منسوخ شدہ ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کے پیراگراف ۲ (۱۰) میں درج ہے۔ لینڈ ریفرنڈمز سٹریٹ ایکٹ کی کتاب حوالہ کے صفحہ ۳۶۵ میں جو قواعد کلیہ درج ہے۔ وہ مختصراً ذیل ہے۔  
مطلقہ زمینیں مکمل پیداواری قیمت تناسب برائے ضلع = پیداواری اکائی  
۳۔ ہر ایک بہبودی زمینیں کے لئے بندوبست کا سال گزرا (ب) میں علیحدہ علیحدہ درج ہے۔  
۴۔ نرخ اجناس کی گزرا (ب) محلہ بالا میں درج کئے گئے ہیں (ملاحظہ ہو گزرا (ب) صفحہ ۶۰)۔  
۵۔ ساہیوال کی واسطی گئی ہے بھی گزرا (ب) میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

۶۔ اس سلسلے میں ایک اجلاس زیر صدارت جناب ذریعہ علی بلوچستان بتاريخ ۱۲ مئی ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوا تھا جس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ان پیداواری اکائیوں کی کمی پڑنے کی جائے۔ مگر پڑنے کی بجائے کوئی فرق نہیں پایا گیا۔ چنانچہ تک گزرا (ب) کے نرخ اجناس کا تعلق ہے۔ یہ فرق قطعی معقول اور درست ہے کیونکہ تسلیم شدہ اصولوں اور منظور شدہ ضابطہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ غیر بہبودی زمینیں کے پیداواری قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کیا گیا ہے۔

قبل اس کے کہ سوال نمبر ۱۸۲ پوچھا جائے ہیں آپ کی اجازت سے آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ غیر نشان زدہ سوال نمبر ۲

میاں سیف اللہ خاں براہی

کے جواب دینے میں گریز کیا گیا ہے اور معاملے کو ٹال دیا گیا ہے

مسٹر اسپیکر کون سے سوال کی آپ بات کر رہے ہیں؟

میاں سیف اللہ خاں براہی جناب غیر نشان زدہ سوال نمبر ۲۸ کے ہے۔

مسٹر گل خان نصیر جناب آپ کو اس کا جواب دیا جائیگا۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ | کیا اگلی دفعہ جواب دیا جائے گا۔

مسیح گل خان نصیر | آپ کو ابھی جواب دیا جائیگا۔

مسٹر اسپیکر | پہلے نشان زدہ سوالوں کو تہ ختم پر لے دیں۔

## \* 182. میاں سیف اللہ خان پراچہ

- کیا وزیر لوکل سلف گورنمنٹ ازراہ کرم تیا میں گئے کہ
- ۱۔ لوکل باڈیز کے انتخابات کب منعقد کئے جائیں گے، جن کے تحت ہیڈ پبلک ایڈیٹری کے ممبران کا انتخاب عمل میں آئیگا۔
  - ۲۔ کوریٹوریو کمیٹی کے لئے کتنے ممبران منتخب کئے جائیں گے۔
  - ۳۔ کیا گورنمنٹ نے انتخابات کے لئے حلقہ ہائے انتخاب کی حد بندی ڈیپارٹمنٹ کی تجویز رکھے ہے اگر ہاں تو مجوزہ حد بندی کی ایک نئی ایوان کی مینبر پر رکھی جائے۔
  - ۴۔ کیا کوریٹوریو کمیٹی کی حدود کی توسیع کے لئے کوئی فیصلہ ہوا ہے۔ یا ہوا ہے؟ اگر ہاں تو شامل کئے جانے والے علاقوں کا نقشہ ایوان کی مینبر پر رکھا جائے۔

### وزیر لوکل سلف گورنمنٹ

- (۱) یہ معاملہ زیر غور ہے، ابھی تک قطعی تاریخ کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔
- (۲) تیس (۳۰) ممبران منتخب کئے جائیں گے۔
- (۳) الیکشن رولز میں طریقہ کار دیا گیا ہے، اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی فی الحال حلقہ بندی نہیں ہوئی ہے۔
- (۴) تجویز زیر غور ہے۔ اہل مندرجہ ذیل علاقے شامل کئے جانے پر غور کیا جا رہا ہے۔
- (۵) شمالاً سنگھری روڈ پر ایسے یا کچھ مقامات



| سڑک کا نام                 | محل وقوع                       | لاگت          | کیفیت                      |
|----------------------------|--------------------------------|---------------|----------------------------|
| ۱۔ پیر محمد روڈ            | سراجان روڈ میں لنگے پر         | 29634/78 روپے | روڈ کی مرمت برحفاظتی دیوار |
| ۲۔ لوتی رام روڈ، عثمان روڈ | پرنس روڈ، میکانگی روڈ          | 11940/05 روپے | "                          |
| ۳۔ بوجی اسٹریٹ             | میکانگی روڈ تا خداوار روڈ      | 12005/01 روپے | "                          |
| ۴۔ دیہاروڈ                 | جائنت روڈ، تاپلی               | 5769/90       | روڈ کی مرمت (دکھول ٹوک)    |
| ۵۔ زونگی رام روڈ           | ترخی روڈ تا گلستان روڈ چھانڈنی | 3663/94       | لمبی سرفینگ                |
| ۶۔ میکانگی روڈ             | گوالڈی چوک تا بیات روڈ         | 51250/62      | پری سیکس کانپنٹنگ ایکسچ    |
| ۷۔ مسجد روڈ                | پرنس روڈ تا سرکل روڈ           | 32705/75      | روڈ کی مرمت برحفاظتی دیوار |
| ۸۔ لوہاری محلہ             | فتح خان روڈ سے                 | 11850/26      | ری سرفینگ                  |
| ۹۔ کالشی روڈ               | مدرسہ روڈ سے شارع بیات         | 12648/00      | "                          |
| ۱۰۔ سرکل روڈ               | میزان لکھیٹ تا جناح روڈ        | 22214/96      | "                          |
| <b>نئی سڑکیں</b>           |                                |               |                            |
| ۱۔ کاکڑان روڈ خیرگاہ       | پرنس روڈ سے سید آباد           | 6924/22       | نئی سڑکیں                  |
| ۲۔ فٹ پاتھ پرنس روڈ        | جناح روڈ تا پرنس روڈ           | 17128/09      | "                          |
| ۳۔ " " " " " " " "         | السکب روڈ تا سرکل روڈ          | 12140/12      | "                          |
| ۴۔ بشالہ روڈ               | الذرتہ روڈ تا گل رام روڈ       | 10455/21      | "                          |
| ۵۔ فٹ پاتھ حلی روڈ         | اشر روڈ تا جامالی ہاؤس         | 4379/00       | "                          |
| ۶۔ ٹرنپنٹنگ گراؤ روڈ       | کچرہ گھرا 3600 فٹ              | 19061/04      | "                          |
| ۷۔ فٹ پاتھ جناح روڈ        | لٹن روڈ تا پرنس روڈ            | 12000/00      | "                          |

# نئی نالیاں ( یونین کمیٹی وارم )

| لاگت          | محل وقوع   | سڑک کا نام                          |
|---------------|--|-------------------------------------|
|               |  | <u>یونین کمیٹی اے</u>               |
|               | <ul style="list-style-type: none"> <li>علی جانی روڈ تاسر کلا روڈ</li> <li>اردن روڈ ایک طرف</li> <li>مینگل روڈ ایک طرف</li> <li>علی جانی روڈ جنوبی جانب</li> <li>تھانر روڈ جنوبی جانب</li> <li>مصطفیٰ روڈ مغربی جانب</li> </ul>   |                                     |
| روپے 13675/96 |  |                                     |
|               |  | <u>یونین کمیٹی بی</u>               |
|               | <ul style="list-style-type: none"> <li>آرچر روڈ ایک طرف جنوبی جانب</li> <li>عین الدین روڈ جنوبی جانب</li> <li>فاطمہ جناح بعد از پرنس روڈ</li> <li>بلدیہ روڈ از جناح روڈ</li> <li>لندن اسٹریٹ کی طرف جنوبی جانب</li> <li>ازلیت روڈ تا مسجد روڈ</li> <li>خوب چند روڈ شمالی جانب</li> </ul> |                                     |
| روپے 14382/31 |  |                                     |
|               |  | <u>یونین کمیٹی سی</u>               |
| روپے 4047/87  |  | طوقہ علیاں پیراوالیہ روڈ مغربی جانب |

۳۔ یونین کمیٹی ڈی

8385/23 روپے { سید آباد گلیوں میں دونوں جانب  
جیندگی روڈ از رحمت روڈ و لوہا جات  
قبرستان روڈ ایک طرف  
امام بارہ گی، شمالی طرف

۵۔ یونین کمیٹی ای

21805/95 روپے { غیبی روڈ، افغان روڈ شالدرہ، ایچ اے ٹریٹ  
شالدرہ روڈ ایک طرف کالسی روڈ نزدیک محمد روڈ  
اور فروروس روڈ نزد قبرستان

۶۔ یونین کمیٹی۔ جی

19438/59 = ۱۔ دیبا روڈ فقیر آباد جمیم خانہ نزد تحصیل نالی

۷۔ یونین کمیٹی۔ ایچ

4049/68 { ۱۔ سیر احمد روڈ۔ قومی روڈ تا ہارس روڈ تک  
ریونڈ روڈ اور ریونڈ روڈ منزلت جات اور ہارس روڈ  
پر تعمیر

۸۔ یونین کمیٹی۔ ڈی

4983/58 روپے { ۱۔ سیٹور روڈ گیلانی روڈ۔ جناح روڈ پر نالی کی تعمیر  
از کیمبری روڈ

## پرانی نالیوں کی مرمت

پرانی نالیوں کی مرمت وقتاً فوقتاً جہاں ضرورت ہوتی ہے کر دی جاتی ہے، اور پرانی نالیوں کی مرمت میں شہر کی تمام نالیاں شامل ہیں۔ اس کام کے لئے بلدیہ نے تین مستری نکال رکھے ہیں۔ جو کہ روزانہ ٹوٹی ہوئی نالیوں پٹیوں وغیرہ کی مرمت کرتے ہیں۔

## سٹریٹ لائٹ کے کھمبے

شہر میں بجلی کے کھمبے لگانے کا کام واپڈا کا ہے۔ اور مذکورہ حکم دہی بتا سکتے ہیں کہ اس نے شہر میں کس قدر بجلی کے کھمبے لگائے ہیں، لیکن جہاں تک بلدیہ کے علم میں ہے سٹریٹ لائٹ کے لئے واپڈا نے کوئی نیا کھمبا نہیں لگایا ہے۔

| نمبر | نام کھلو کھما   | محل وقوع              | کس نے منظوری دی |
|------|-----------------|-----------------------|-----------------|
| ۱-   | تاج محمد        | جمال الدین افغانی روڈ | پیر مین بلدیہ   |
| ۲-   | محمد عظیم       | مسجد روڈ              | "               |
| ۳-   | عثمان           | "                     | "               |
| ۴-   | عبدالعلی        | پرنس روڈ              | "               |
| ۵-   | شیر داد خان     | عبدالستار روڈ         | "               |
| ۶-   | مولوی خیر الدین | میکانگی روڈ           | "               |
| ۷-   | نصیر الدین      | "                     | حکومت بلوچستان  |
| ۸-   | عبدالباری       | "                     | "               |
| ۹-   | محمد خان        | "                     | "               |
| ۱۰-  | محمد عالم       | "                     | "               |
| ۱۱-  | عبدالرزاق       | "                     | "               |
| ۱۲   | قمر علی         | "                     | "               |

|                  |             |                |
|------------------|-------------|----------------|
| ۱۳۔ ناصر علی     | میکانچی روڈ | حکومت بلوچستان |
| ۱۴۔ محمد اسماعیل | "           | "              |
| ۱۵۔ عبدالعلی     | "           | "              |
| ۱۶۔ رجب علی      | "           | "              |
| ۱۷۔ محمد رفیق    | "           | "              |
| ۱۸۔ محمد عظیم    | جناح روڈ    | "              |
| ۱۹۔ عبدالعلی     | اقبال روڈ   | "              |

## ۱۸۵۰۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ

کیا وزیر صحت ازراہ کرم میرے سوال نمبر ۱۸۵۰ کے تحریری جواب میں جو کہ اسمبلی کے گذشتہ اجلاس منعقدہ جون جولائی ۱۹۷۲ء میں نے بلوچستان کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کے نام اور ان کی قابلیت کے بارے میں دریافت کیا اور جس میں کہا گیا تھا کہ ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی پڑی تھیں، ان کے حوالے سے ازراہ کرم بتائیں کہ

حکومت نے ان خالی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں؟

ہر ہسپتال اور ڈسپنسری جن میں ڈاکٹر نہیں تھے، ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دیں۔

ایسے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جہاں ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی ہیں، وہاں عوام کے علاج کیلئے کیا انتظامات ہیں اور ان طریقوں کی دیکھ بھال کرنا ہے، تفصیل سے بیان فرمائیں۔

حکومت نے خالی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں

**وزیر صحت** ۱۔ حکومت نے مختلف محکمات کے ڈاکٹروں کو بلوچستان کے ڈاکٹروں کو ہونے والے سہولتوں اور سہولتوں میں ہوس جابز اور نہ ہی نوکری، ساتھ ہی لکھن پور کے کمانڈر ڈاکٹروں کو براہ راست ہمیں بھیجی جائیں، تاکہ بلوچستان سے ہر نوکری ڈاکٹر کو بلوچستان کی سیٹوں پر جن ڈاکٹروں نے ایم بی بی ایس کیا ہے اور جنھوں نے ابھی تک ڈیوٹی کے لئے رپورٹ نہیں کی، ان کو بلوچستان

جاری کی گئی ہیں کہ فوراً رپورٹ کریں ورنہ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی ہوتی گی۔

(۱۱) تقریباً ۲۷ ڈاکٹروں کے خلاف عدالت میں مقدمات دائر کئے گئے ہیں ان کے چارے ہیں جنہوں نے بلوچستان کی سیٹ پر ایم ای بی۔ ایس کیا ہے۔ اور ڈیوٹی کے لئے حاضر نہیں ہوئے۔

(۱۲) پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کو بھی لکھا گیا ہے کہ ایسے ڈاکٹروں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ جواب کا انتظار ہے۔  
(۱۳) پھلی گورنر کا نفرنس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اتنی سولے ہمارے ڈاکٹروں کی کمی پوری کرنے میں مدد کیجئے۔ اس سلسلے میں حکم صحت پنجاب سندھ اور سرحد کو چھٹیاں لکھی گئی ہیں جن میں ڈاکٹروں کی کمی پوری کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

(۱۴) بلوان میڈیکل کالج کا اجراء ہو چکا ہے اور مستقبل قریب میں ضروریات پوری ہو جائیں گی۔  
اب، فہرست پیش ہے۔

ج۔ ایسے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جگر بکار ڈسپنسری کمپوزڈ سام کر رہے ہیں یا سہیل سٹیکشن رول۔ اس کے پر سام کر رہے ہیں جن کی ٹریننگ تقریباً ڈاکٹروں کے برابر ہوتی ہے (ملاحظہ ہو گوشوارہ (ج) صفحہ ۶۲ پر)

کیا یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان سے ایسے ڈاکٹر جو سرکاری ملازمت میں تھے اور جن کی شرائط ملازمت اتنی غیر مستحکم تھیں کہ وہ

**میاں سیف اللہ خان پراچہ**

حکومت کو نفرنس دیے بغیر غیر سماک فرار ہو گئے۔

**وزیر صحت** میں اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتا۔

**میاں سیف اللہ خان پراچہ** کیا آپ سچیتا کر سینگے؟

جہاں - سچیتا کر سینگے۔ اور سچیتا کرنے کے بعد آپ کو جواب

**وزیر صحت** دے دیا جائے گا۔

جب آپ کمانے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ آپ نے فہرست میں بتایا ہے اور پھلی فہرست میں بھی بتایا تھا کہ سینکڑوں ڈاکٹروں کی

**میاں سیف اللہ خان پراچہ**

ضرورت ہے۔ تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ موجودہ پالیسی کے تحت آپ میڈیکل کالج میں سینیں بٹھادیں۔ تاکہ پکھی

ختم ہو؟

صوبے میں جو میڈیکل بورڈ آیا تھا، اس نے میڈیکل کالج کا مرکز کیا تھا۔ اس بورڈ نے یہ رائے دی تھی کہ اس وقت ہم زیادہ سے زیادہ ۵۰ سیٹیں رکھ سکتے ہیں، لیکن ہم نے پھر بھی پچاس کی بجائے ستر سیٹیں کر دی ہیں۔ ویسے ہم وہ بیس سیٹیں ظاہر نہیں کر رہے ہیں ہم نے سیٹوں کو کٹھا تو دیا ہے لیکن ہم فالو اپ نہیں کر سکتے ہیں۔

**وزیر صحت**

## ۱۸۹۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ

کیا وزیر صحت ازراہ کرم بتائیں گے کہ

۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت مجوزہ میڈیکل کالج مستونگ شہر میں قائم کرنے پر غور کر رہی ہے؟  
۲۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس سلسلے میں ایک ماہر ڈاکٹر کی جماعت کو بلوایا گیا تھا، جس میں ڈاکٹروں کے نام، قابلیت کوالیفیکیشن، ان کے موجودہ عہدے اور موضوعات، وٹرنر آف ایفرنس، جوان ڈاکٹروں کی جماعت کو غور کرنے کے لئے دیئے گئے بنائیں جائیں۔

۳۔ ایوان میں علیحدہ علیحدہ ہر ڈاکٹر کے مشوروں کی رپورٹ انھوں نے حکومت کو دی ہے، اور اگر یہ مشورے مکتوبی دیئے گئے ہیں تو ان کی کاپی ایوان میں پیش کریں۔

(۱) یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کالج اور ہسپتال اب کوئٹہ میں ہی تعمیر ہوں گے۔

(۲) ڈاکٹر ایچ۔ ایچ۔ علوی نے ایک ڈی جی اس وقت پرنسپل میڈیکل کالج پشاور تھے۔

(۳) ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ڈاکٹر کیمڑ ہسپتال سرور کوئٹہ

(۴) ڈاکٹر ہاض بلوچ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال کوئٹہ

(۵) ڈاکٹر اللہ بخش فریشین سول ہسپتال کوئٹہ۔

حکومت نے مندرجہ بالا اصحاب کی سیکینیجیل کمیٹی بنائی تھی، جنھوں نے مستونگ کا دورہ کیا تھا تاکہ کالج کی موزونیت کے

بارے میں حکومت کو مشورہ دیں، جناب علوی صاحب اور ڈاکٹر عبدالغنی صاحب سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ اس کمیٹی کی متفقہ رائے یہ تھی کہ مستونگ کے موجودہ حالات کے مد نظر وہ جگہ میڈیکل کالج کے لئے غیر مناسب ہے۔

ج۔ پرنسپل رپرڈ جیکٹ ڈاکٹر کیمڑ بلوچ میڈیکل کالج کوئٹہ نے جو صوبہ میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار

**وزیر صحت**

اور واحد ڈاکٹر ہیں، جو میڈیکل کالج کا پانچواں سال کا تجربہ رکھتے ہیں ان کی بھی رائے یہی تھی جو حکومت کی تشکیل کردہ کمیٹی اور پاکستان میڈیکل کونسل کی مساندہ ٹیم پر دو ستمبر ۱۹۷۳ء میں کالج کو معائنہ کرنے آئی تھی۔

کیا وزیر صاحب کو یاد ہے کہ انہوں نے ایک بیان دیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا **خان عبد الصمد خان اسپرئی** سر کمیٹی نے غور سے میڈیکل کالج مستونگ شہر میں قائم کرنے کے حق میں رپورٹ دی

بیان کے متعلق تو مجھے یاد نہیں کہ میں نے ایسا کوئی بیان دیا تھا۔ البتہ کمیٹی کے ایک دو اراکین کا یہ رائے تھی۔ مجھے یہی رائے معلوم ہوئی تھی، اور یہ واقعہ ہے کہ ان کی رائے یہی تھی کہ اسے مستونگ میں ہونا چاہیے۔ جیسا کہ ہمارے ڈاکٹر ریاض کا خیال تھا یہ اطلاع مجھ تک میرے سکریٹری کے ذریعے پہنچی تھی لیکن میں نے کہا تھا کمیٹی اور تمام ڈاکٹروں کی رائے ایک ساتھ آئی چاہیے تھی تاکہ معلوم ہو سکے کہ متفقہ طور پر ان کی رائے کیا ہے سب ڈاکٹروں نے یہی رائے دی کہ مستونگ شہر میڈیکل کالج کے لئے موزوں نہیں ہے اور اسے کوئٹہ شہر میں ہی ہونا چاہیے۔ چنانچہ اسکی رائے پر عمل کیا جا رہا ہے۔

کیا وزیر صاحب کو یقین ہے کہ کمیٹی کی تحریری رپورٹ موجود ہے؟ **خان عبد الصمد خان اسپرئی**

میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میرے خیال کے مطابق رپورٹ موجود ہے۔ **وزیر صحت**

اس ہسپتال کا آرکیٹیکٹ کون ہے؟ **میاں سیف اللہ خاں پراچہ**

یہ جلیبہ سوال ہے اس کے لئے آپ یا ڈاکٹر دیں۔ **وزیر صحت**

کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیر صاحب کے پاس ایک ایسی تحریر بھی گئی ہے جسے ان کے دفتر کے ایک جوائنٹ سکریٹری نے تحریر کیا تھا اور جسے نام لیا گیا ہے 'کمیٹی رپورٹ' **خان عبد الصمد خان اسپرئی**

یہ یمنی سوال غیبزدانچ ہے۔ **وزیر صحت**

کیا آپ کمیٹی کی تحریری رپورٹ ایوان کی مینڈر پر رکھیں گے؟ **خان عبد الصمد خان اسپرئی**

میں کوشش کروں گا۔ اگر رپورٹ موجود ہوگی تو ضرور رکھی جائے گی۔ **وزیر صحت**

اور اگر یہ رپورٹ موجود نہ ہوئی تو کیا سمجھا جائے۔؟ **خان عبد الصمد خان اسپرئی**

مجھے یقین ہے کہ یہ رپورٹ موجود ہوگی اور اگر موجود نہ ہوئی تو آپ اسے ہماری ایک دستری غفلت کہہ سکتے ہیں۔ لیکن جو فیصلہ ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے۔

**وزیر صحت**

## ۱۹۱۰ء۔ میاں سیف اللہ خاں پراچہ

کیا وزیر لوکل گورنمنٹ دسماہی، بہبود بچوالہ میسر فنانس زودہ سال نمبر دا کے جواب میں جو کہ آگسٹ کے گزشتہ اجلاس منعقد ہونے سے پہلے ۱۹۱۰ء میں دیا گیا تھا، ازراہ کم تا میں گئے کہ :

الف۔ کیا حقیقت ہے کہ پنچایت لستی کوٹہ کے پورن میسج نے وزیر لوکل گورنمنٹ اور ایڈمنسٹریٹو کونسل کو عرضداشت پیش کی تھی جس میں کوٹہ میونسپلٹی کے فاکرولوں کو درجہ چہارم، گرےجوٹی پنشن، حق رخصت، اتفاقیہ رخصت، رخصت بیماری و دیگر سہولتیں دینے کا مطالبہ کیا تھا؟

ب۔ اگر الف کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں ان عرضداشتوں کی کاپی الیوان میں پیش کی جا رہی ہے، کیا حکومت کوٹہ میونسپلٹی کے فاکرولوں کو درجہ چہارم دینے، گرےجوٹی پنشن، حق رخصت، اتفاقیہ رخصت، رخصت بیماری وغیرہ دینے اور مستقل ملازمت کا درجہ دینے کے متعلق کوئی اقدام کر رہا ہے؟

ج۔ یہ صحیح ہے کہ لستی پنچایت کوٹہ کے پورن میسج نے وزیر لوکل گورنمنٹ اور ایڈمنسٹریٹو کونسل کوٹہ کو عرضداشت پیش کی تھی جس میں کوٹہ میونسپلٹی کے فاکرولوں کو درجہ چہارم، گرےجوٹی پنشن، حق رخصت، اتفاقیہ رخصت، بیماری وغیرہ سہولتیں دینے کا مطالبہ کیا تھا۔

### وزیر لوکل گورنمنٹ

د۔ جزو الف میں مذکورہ عرضداشتوں کی نقول گوشوارہ جات لائی گئی ہیں اور ان پر ملاحظہ فرمادیں کہ گوشوارہ کی نمبر ۱۹۱۰ء (ج) جزو الف میں فاکرولوں کے مذکورہ مطالبات کے سلسلے میں جلدیہ کوٹہ نے حکومت سے رجوع کیا ہے، جیسا کہ جیو کونسل کی مذکورہ گزارشتوں سے واضح ہے، معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔

وزیر متعلقہ نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ یہ معاملہ حکومت سے زیر غور ہے تو کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ معاملہ کس مرحلے تک پہنچ گیا ہے۔

### میاں سیف اللہ خاں پراچہ

اور کتنی فیصلہ میں کتنی دیر اور لگے گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ | اگر آپ چاہتے ہیں تو میں بتاتا ہوں یہ حال پچھلے اجلاس میں بھی بتا چکا تھا، ان کا مطالبہ

خاکروہوں کے درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے جو نوپے سکیل میں تنخواہ دیا جاتا تھا۔ ان کا یہ مطالبہ پورا ہو چکا ہے۔ اور خاکروہوں  
 کو قومی اسکیم نمبر ۱۱۶۰-۱۱۶-۲-۱۱۶ سے دیا گیا ہے۔ ان کا دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ خاکروہوں کو بلدیہ کے مستقل ملازمین  
 میں شمار کیا جائے اور ان کو گوپ انشورنس کی سہولتیں دی جائیں۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ یہ سہولتیں بلدیہ کے درجہ چہارم کے  
 دوسرے ملازمین کو ابھی تک حاصل نہیں ہوئی ہیں۔ جب دوسرے ملازمین کو یہ سہولتیں دی جائیں گی تو یقیناً ان کو بھی یہ سہولتیں  
 دی جائیں گی جہاں تک ان کے مستقل ملازمین شمار کئے جانے کا سوال ہے تو اس سلسلے میں مختصراً یہ عرض ہے کہ ان کو مستقل درجہ  
 کا ملازم قرار دینے کا سوال بھی زیر غور ہے۔ ان کا تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ خاکروہوں کو رخصت کی سہولت دی جائے۔ اس سلسلے میں  
 گزارش ہے کہ ان کو ان کے دن کی رخصت کا بہت دینا قابل عمل نہیں ہے کیونکہ کام زیادہ ہے اور اس سے شہر کی صفائی بری طرح متاثر ہوگی۔  
 ان کو آدھے دن اتوار کو چھٹی دی جاتی ہے اور باقی آدھے دن کی چھٹی کسی اور دن دی جائے گی۔ ان کا چوتھا مطالبہ یہ تھا کہ  
 خاکروہوں کو کم از کم ۱۵۰ روپے ماہوار دیئے جائیں اور اب ظاہر ہے کہ ان کی تنخواہ ۲۰۵ تک کر دی گئی ہے۔ ان کا پانچواں مطالبہ  
 یہ تھا کہ ان کو سال میں ایک ماہ کی رخصت دی جائے اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جب ان کو درجہ چہارم کے باقاعدہ ملازمین میں  
 شامل کیا جائے گا تو یہ امر عام بھی ان کو مل جائے گا۔ اور سابقہ ہی عورت خاکروہوں کو زچگی رخصت کی سہولت فراہم کرنے کے متعلق  
 بھی یہی کہا گیا تھا۔ عام طور پر یہ رواج ہے کہ ایسی خاکروہ عورتیں جو تین سال سے ملازم ہوں ۲۵ دن کی زچگی کی رخصت لینے کی  
 حقدار ہیں لیکن جب ان کو درجہ چہارم کا درجہ دیا جائیگا تو درجہ چہارم کے ملازمین کو چھٹی کی سہولتیں حاصل ہیں وہ ان کو بھی مل جائیں  
 جہاں تک موسم سرما و موسم گرما میں دردیوں کے فراہم کئے جانے کا سوال ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ کھدیاں ابھی تک ان کو نہیں  
 دی جا رہی ہیں لیکن اس کے بجائے انھیں ۳۰ روپے سالانہ دیئے جا رہے ہیں۔ یہ چیزیں زیر غور ہے کہ جس طرح دوسرے ملازمین کو  
 یہ سہولت حاصل ہے کہ اگر قابل عمل ہو تو یہ سہولت ان کو بھی فراہم کر دی جائے۔ ان کا آٹھواں مطالبہ پنشن اور گریجویٹ سے متعلق  
 تھوڑا سا ضمن میں یہ عرض ہے کہ جب ان کو درجہ چہارم سے دیا جائیگا تو یہ سہولت بھی ان کو خود بخود مل جائے گی اس سلسلے میں ایک  
 اور بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ جب ہم ان کو درجہ چہارم کے درجے میں لے آئیے جس کے متعلق ہم سوچ رہے ہیں تو ان کو تمام ملازمین کے لئے  
 قوانین کی پابندی کرنی پڑے گی۔ کم عمر کے بچوں اور زیادہ عمر کے لوگوں یعنی ۵۵ سال سے زیادہ عمر کے اور میڈیکل ملازمین کو ہم ملازم نہیں رکھ سکیں گے۔  
 یہ چیزیں ہمارے زیر غور ہیں اور ایسی صورت میں خاکروہوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن پھر بھی ہم اس کے متعلق سوچ رہے  
 ہیں۔ اس وقت ان پر کوئی پابندی مائد نہیں ہے اور ان کو زیادہ سے زیادہ مراعات دی جا رہی ہیں۔ ان کا نواں مطالبہ تھا کہ خاکروہوں  
 کے بچوں کے اسکول کی مہلت کو بچتہ کرنا۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ اس کے لئے ۲۵ ہزار روپے کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے جس سے  
 ان کے اسکول کو مہلت دیا جائیگا۔ ان کا دسواں مطالبہ تھا کہ ایسی کارروائی کی جائے کہ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ اس وقت اس لئے

فاکر وہ سرکاری کارٹروں میں رہ رہے ہیں۔ دس فیصد کی کمی ہے جسے پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کوشش یہی ہے کہ کوآئڈ جلد بنائے جائیں۔ تاکہ ان کی تکلیف دور ہو جائے۔

شکر یہ اسکا ذریعہ متعلقہ یہ بتائیں گے کہ ان فاکرولوں کو جو درجہ چہارم میں نہیں آئیں گے۔ ان کو وہی سہولتیں دی جائیں گی جو لیسبر قوانین کے تحت ایک مزدور

## میال سیف اللہ خاں پراچہ

کو دی جاتی ہیں؟

اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ یہ معاملہ ایک کمیٹی کے زیر غور ہے۔ ہمارے سامنے سب سے اہم مسئلہ یہی ہے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ مثلاً ان کو DAILY WAGES کے ملازم رکھا جائے یا کسی اور طریقہ پر بہر حال ان تمام چیزوں کا فیصلہ کمیٹی ہی کرے گی۔

## وزیر لوکل گورنمنٹ

کوآئڈ میٹنگ پٹی ایک سرکاری ادارہ ہے اور اس وقت فاکرولوں کو جو سہولتیں مل رہی ہیں وہ وہ نہیں ہیں جو ایک مزدور کو ملتی ہیں۔ تو کیا وزیر صاحب

## میال سیف اللہ خاں پراچہ

فاکرولوں کو وہی سہولتیں جو مزدوروں کو مہیا کی گئی ہیں مثلاً گریجویٹ تعلیم ہر سچے کسے سے دوپے فی سال فی شخص فراہم کرنے پر غور فرمائیں گے۔

جہاں تک مزدوروں کو سہولتیں دینے کا سوال ہے۔ مسیہ خیال ہے کہ یو جین میں ان کو کہیں بھی وہ سہولتیں نہیں دی جا رہی ہیں جن کے وہ لیسبر قوانین کے تحت مستحق ہیں بالخصوص

## وزیر لوکل گورنمنٹ

جو مزدور کول مائنز یا دیگر جگہوں پر کام کر رہے ہیں ان کی حالت بڑی خستہ ہے بنان کے لئے اسکول ہیں بنان کے لئے ہسپتال ہیں۔ نہ ان کو وہ مراعات مل رہی ہیں جہاں کو ملنی چاہیے تو ان فاکرولوں کی حالت ان مزدوروں سے جو کوٹے کی کانوں میں کام کر رہے ہیں کہیں بہتر ہے، ان کو زیادہ مراعات مل رہی ہیں ان کو بڑی آزادی ہے وہ اپنی ڈیوٹی پوری کرنے کے بعد دوسرے گھروں میں بھی کام کرتے ہیں۔ مسیہ خیال ہے ان کو زیادہ مراعات حاصل ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو ماٹن انڈر لاپے مزدوروں کے ساتھ کرتے ہیں تو میرے خیال میں پہلا سے تمام فاکرول بھاگ جائیں گے

جناب مسیہ خیالی کان نہیں ہے اور سبھی فیکٹریز میں صرف سائی انڈنڈ کی بات نہیں ہے۔ یہاں پر اور بھی فیکٹریاں ہیں۔

## میال سیف اللہ خاں پراچہ

وزیر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ فاکرولوں کے بچوں کے اسکولوں کی عمارتوں کو نچھتے کرنے کا مطالبہ ہے اور اسے پورا کیا جا رہا ہے تو کیا وزیر

## خان عبدالصمد خان اسپکنی

صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا خاکروہوں کے بچوں کے لئے علیحدہ اسکول ہوتے ہیں؟

**وزیر لوکل گورنمنٹ** | اس وقت ترقی یافتہ اور سوائے ہے کہ ان کے لئے علیحدہ اسکول ہیں لیکن ان پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ اسی اسکول میں جا کر پڑھیں۔ اور کسی دوسرے اسکول میں جا کر پڑھیں۔

ان کو پوری آزادی ہے کہ اپنی تعلیم کے لئے کمیٹی کے زیر نگرانی اسکول چلائیں ان پر یہ پابندی نہیں ہے کہ وہ کسی پبلک اسکول میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ ان کی اپنی ذاتی خواہش ہے اور یہ ہم ان کی خواہش کے مطابق بنا رہے ہیں کہ سٹوڈنٹس ان کو سہولتیں دے رہے ہیں جو کچھ مانگتے ہیں اگر ان کا حق بننا ہے تو وہ ان کو ضرور دیا جائیگا۔

**خان عبدالصمد خان اسپکزئی** | جناب مجھے یاد پڑتا ہے کہ ذریعہ صلاب کچھ عرصہ پہلے لپٹن گئے تھے وہاں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہاں خاکروہوں کے بچوں کے لئے اسکول بنایا جائے گا۔

**وزیر لوکل گورنمنٹ** | جناب والا! مجھے وعدہ لڑنا نہیں آرہا ہے، لیکن اگر اسکول بنا دیا جائے اور انکی کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی کے پاس اتنی رستم ہو تو میرے خیال میں زیادہ اچھا ہوگا۔

**خان عبدالصمد خان اسپکزئی** | اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس مسلمان ملک میں ان کے ساتھ چھوٹے بچے والا رویہ برتا جا رہا ہے۔

**وزیر لوکل گورنمنٹ** | جی نہیں! اس سے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ان پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ کسی پبلک اسکول میں داخلہ لے سکتے ہیں یا نہیں۔ اس میں کوئی اسکول میں داخلہ لے سکتے ہیں یا نہیں۔ اس میں کوئی اسکول اسلامیک کے نام پر بھی ہے۔ اس میں داخلہ

داخلہ لے سکتے ہیں۔ پابندی کوئی نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ خود چاہیں کہ اپنے تعلیمی ادارے قائم کریں جیسا کہ ہمارے کچھ لوگ مثلاً ہڈی جو کلاچی یا دوسرے مقامات میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تعلیمی ادارے یا سٹوڈنٹس ڈیپارٹمنٹس میں لپٹن ان پر کوئی پابندی نہیں ہے

وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے کرتے ہیں۔ ہم ان کو براؤن وغیرہ دیتے ہیں۔ کوئٹہ شہر میں گلاٹرا اسکول وغیرہ ہیں۔ وہاں مسلمان بچے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ادارے ان کے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ہیں۔ اگرچہ

دیگرہ کے لئے ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی اجازت دیا ہو سکتی ہے کرتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ ان پر کوئی پابندی نہیں ہے مگر گورنمنٹ کی طرف سے ان پر یہ پابندی نہیں ہے۔ وہ پبلک اسکول یا کسی اور اسکول میں داخلہ نہیں لے سکتے ہیں۔

۔۔۔ جب وہ خود چاہتے ہیں کہ ان کی تعلیم علیحدہ ہو تو اس میں حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا، جیسا کہ ہندوؤں کا معاملہ ہے ان کا مطالبہ ہے کہ ان کی مندرجہ تعلیم کے لئے جہاں سے زیادہ ہنڈل کے ہوں ہولت دی جائے ان کا کہنا ہے کہ جب آپ

مسلمانوں کو یہ سہولت دے رہے ہیں تو ہم کو بھی یہ سہولت دیں۔ جناب حکومت انکی اس درخواست پر مہربانی سے غور کرے گا۔

۷۰ کے جہاں ان کے ۲۰ سے زائد لڑکے ہوں وہاں ان کو یہ سہولت دی جائے۔ اگر وہ کل کو یہاں اپنا پرائمری ٹیچر یا ہائی سکول بنائیں تو میں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ اور نہ ہوگا۔

## \* ۱۹۷۔ مہیشہ ہنواز خاں شاہلیانی

کیا وزیر صحت ازراہ کم بتلائیں گے کہ:

- ۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ جھٹ پٹ اور دستہ محمد میں کئی کافی مقدار میں ہے؟
- ۲۔ اگر لڑکے کا جواب اثبات میں ہو تو کیا وجہ ہے کہ آج تک جھٹ پٹ اور دستہ محمد کے سہ پتوں کو کبھی سہولتی مسئلہ ایکسپریس اور ٹی بی وارڈوں سے مسروم رکھا گیا ہے؟
- ۳۔ کیا حکومت بغیر آباؤ کے ڈیڑھ لاکھ غریب عوام کے لئے جھٹ پٹ اور دستہ محمد میں اکیس رے پلانٹ اور ٹی بی وارڈز دیا کرے گی، اگر ہاں تو کب اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

### وزیر صحت

جناب نالا! میں اس سوال کا جواب دینے پہلے عرض کروں گا کہ ہمیں سوالات کا جواب دینے میں بہت کم وقفہ ملتا ہے کچھ ابلانس میں بھی ہمارے وزیر علی صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا کہ ہمیں سوالات بہت کم وقفے میں ملتے ہیں اور اس کم وقفے میں ہمیں ان کے جوابات دینے پڑتے ہیں، بلوچستان کا علاقہ بہت وسیع ہے جہاں آمد و رفت کی کمی ہے اور یہ سب چیزیں ہم سب کو معلوم ہیں۔ سوال سمجھنے اور مسئلہ کو براہ اطلاع فراہم ہونے میں حکومت کو زیادہ سے زیادہ عرصہ درکار ہوتا ہے۔

آپ نے اس سوال کا جواب دیا۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ سوالات کا گھنٹہ ختم ہونے والا ہے۔

### وزیر صحت

۱۔ جھٹ پٹ اور دستہ محمد میں بھی موجود ہے۔ بغیر آباؤ سب ڈیڑھ لاکھ کئی کئی کلوٹ کالورڈ متلو ہونے جس میں ۲۰ کلوٹ لٹ لٹ سلائی ہارنگ ہے، باقی ۱۰۰ کلوٹ جب بھی ضرورت ہو، ریڈیو، ٹی وی، اینجینئر سکھرتے درخواست کر کے منظور کر لیا جاسکتا ہے

۲۔ دستہ محمد میں اکیس پلانٹ کافی عرصے سے لٹ ہے۔ لیکن واٹر کو باہر باغیچہ دہالی کے باوجود بھی تک کئی کاشتکاری فیزر کنکشن نہیں ملا۔ جس کی وجہ سے اکیس پلانٹ کام نہیں کر رہا۔ اس کی ادوا دیا جائے گی کہ

کو لیکھ دیا۔ این واپڈالازمان نے نیپے اکونٹوری دی کریکٹیشن فوری طور پر دیا جائے۔ ساتھ ہی ضلعی ناظم صحت اور ناظم امور صحت نے بھی نوٹس لکھ کر ایس۔ ڈی۔ او نوڈ کو لکھا۔ لیکن ابھی تک جواب نہیں آیا۔

(ii) چھٹ پٹ کے لئے ۶۳-۶۲ کے دوران اکیس پلانٹ بوجز بیڑ کی سکیم تیار کی گئی ہے اور منظوری پر پلانٹ لگا دیا جائے گا۔

ٹی بی وارڈ کی فی الحال کوئی اسکیم نہیں ہے۔ اکیس پلانٹ لگ جانے پر اس طے شدہ توجہ دی جائے گی، اور انٹارڈ لگا دیا جائے گا۔

کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اسٹنڈ محمد میں جو لکھا گیا ہے، باقی لوڈ جب بھی ضرورت ہو۔۔۔ کلواٹ کیا یہ لوڈ ہمیں جلدی مل جائیگا۔

**مسیر شاہنواز خاں شاہلیانی**

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ ٹوٹ ریڈیٹ انجنیئر سکھ سے منظور کیا جاسکتا ہے۔ جو صورہ

**وزیر صحت**

میں ہے تو ہم صرف ان سے درخواست کر سکتے ہیں اور جب تک ہم درخواست نہیں کریں گے۔

کلواٹ نہیں بڑھائیں گے۔

## بہار ۱۹۸۰-۱۹۸۱ میں شاہلیانی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم بٹ لائیکے کر۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ سال دو لائشیں پوسٹ مارٹم کے لئے نہری پولیس تھانہ سے چھٹ پٹ (فاصلہ ۱۰ میل) لائی گئیں اور ڈاکٹر نہرو نے کی وجہ سے وہ اوستہ محمد لے جالی گئیں جو سنہ ۱۹۷۰ سے ۱۹۷۱ کے فاصلے پر ہے، اور یہاں بھی لائشیں ڈاکٹر کے نہ ہونے کی وجہ سے کئی روز تک ہسپتال میں سڑتی رہیں۔

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو گورنمنٹ نے لفیور آباد سب ڈویژن کے میڈیکل کیمپ کے چھٹ پٹ اور اوستہ محمد میں الگ الگ میڈیکل آفسران اب تک کیوں مقرر نہیں کئے اور کیا گورنمنٹ کا ارادہ اب مقرر کرنے کے لئے اگر ہے تو کب تک ادا کر نہیں لے سکیں گے۔

وزیر صحت (الف) اور، متوفی لائشوں کے نام کو الف تاریخ و نمبر نہ ہونے کی وجہ سے تحقیقات نہیں ہو سکی۔



وزیر صحت | (ب) ڈاکٹر کی آسامی خالی ہے۔  
(ج) جب بھی ڈاکٹر دستیاب ہوں گے۔ ہیروین میں ڈاکٹر لقیات کر دیا جائیگا۔

## 201. \* مشیر ہنوار خان شامیانی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم بتلائیں گے کہ۔

(الف) کیا حقیقت ہے کہ صحت پورتحقیق جھٹ پٹ کا ایک گنجان آباد قصبہ ہے۔ جہاں کوئی سول ڈسپنسری نہیں ہے۔  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت وہاں کے لوگوں کیلئے سول ڈسپنسری تعمیر کر کے یا ارادہ کرتی ہے۔ اگر ہاں تو سب اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟  
(ج) پہلے کئی ڈسپنسری نہیں تھی۔

وزیر صحت | (ج) اس سال صحت پر میں ڈسپنسری کھولنے کی اجازت مل چکی ہے۔ اور ڈی سی۔ صاحب کو لکھ دیا گیا ہے کہ وہ یہاں ڈسپنسری تعمیر کریں جو نہی ڈسپنسری تعمیر ہوگی سٹاف دیا جائے گا۔

## 232. \* خان عبد الصمد خان اسپکزی

کیا وزیر کوکل گورنمنٹ بتلائیں گے کہ

- ۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ رول ڈیولپمنٹ کا ڈومی کے سٹاف میں محکمہ پرورش حیوانات اور محکمہ زراعت سے کلاس سٹری (۱۱) کا ایک ایک ملازم لیا گیا ہے اور انہیں براہ راست کلاسوں لایا دیا گیا ہے؟
- ۲۔ اگر (۱) کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ انسٹراکٹ کے نام اور ہائے سکونت بتلائے جائیں۔
- ۳۔ کیا عام طور پر سرکاری ملازمین کی ترقی دو دو سراج چھلانگ کر کی جاتی ہے۔
- ۴۔ اگر (۳) کا جواب نفی میں ہے تو اس خاص معاملہ میں اس طرح ترقی دینے کا سبب کیا ہے؟ اور اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی دوچار مثالیں بتائی جائیں۔

۵۔ کیا سرکاری ملازمین کو ترقی کے سلسلے میں کوئی طریق کار مقرر ہے۔ مگر ہاں تو یہ بیان کیا جائے۔

۶۔ کیا اس نامہ معاملہ میں اس طریق کار کی پابندی کی گئی ہے؟

۷۔ اگر (۶) کا جواب نفی میں ہے تو ایسا کیوں کیا گیا ہے اور کیا آئندہ بھی اسی طرح ہوتا رہے گا۔

۸۔ کیا پبلک سروس کمیشن سے ملازمین کی بھرتی اور ترقی کے سلسلے میں مشورہ لینے کا دستور موجود ہے؟

۹۔ اگر (۸) کا جواب مثبت میں ہے تو کس مرحلے پر مشورہ لینا ہوتا ہے؟

۱۰۔ کیا اس خاص معاملے پر مشورہ لیا گیا ہے؟

۱۱۔ اگر (۱۰) کا جواب مثبت میں ہے تو یہ مشورہ کب لیا گیا؟ اور وہ مشورہ کیا تھا اور جواب نفی میں ہے تو کیوں یہ مشورہ نہیں لیا گیا

اور کیا اب بھی یہ مشورہ لیا جائیگا اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

۱۲۔ کیا کبھی کسی شخص کو ملازم کو بھی اس قسم کی ترقیوں سے لڑا گیا ہے؟

۱۔ دروڑ کی ٹیول اینڈ پیپٹ اکیڈمی جو چپستان میں دائمی دو انٹر کسٹریوں کی تقرری کی گئی ہے؛ لیکن

امیدواروں کو درجہ سوئم سے درجہ اول کی آسامیوں پر ترقی نہیں دی گئی ہے، بلکہ انہوں نے

## وزیر لوکل گورنمنٹ

ان آسامیوں پر براہ راست تعیناتی کیلئے درخواستیں پیش کی تھیں، لہذا ان کے تعلیمی کوائف اور روزانہ کے پیش نظر انہیں براہ راست

عائنی اور عبوری بنیادوں پر اس شرط کے ساتھ انٹرسٹریوں کی آسامیوں پر تعینات کیا گیا کہ بعد میں ان کی تقرری کی متعلقہ بورڈ

سے منظوری لی جائے گی۔

۲۔ امیدواروں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مسمی گلزار خان مری، جائے سکونت بہت

۲۔ مسمی محمد عام، پوچھ " " مکان

۳۔ امیدواروں کو ترقی نہیں دی گئی ہے، بلکہ ان کی تقرری براہ راست طور پر عمل میں لائی گئی ہے لہذا مارچ کو نظر انداز

کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۴۔ جیسے کہ (۳) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ہر معاملہ امیدواروں کو ترقی دینے سے متعلق نہیں، بلکہ نظر اس معاملے سے

بعض اوقات درجہ سوئم سے براہ راست درجہ اول پر ترقی دینے کی نظر میں موجود ہیں۔ مثلاً سکریٹریٹ کے قیام کے وقت

کمشنروں کے محلے سے پرنٹنگ ٹریوں کو درجہ سوئم کی آسامیوں پر تعینات تھے، لیکن آئینہ کے درجہ اول کی آسامیوں پر

تعینات کیا گیا۔

- ۵۔ جہاں ترقی کا معاملہ درپیش ہو تو عموماً سینا ریٹی اور مزید ترقی کو دیکھا جاتا ہے۔ زیر بحث معاملے میں ان شرائط کا اطلاق نہیں ہوتا، کیونکہ براہ راست تقرری کی صورت میں تعلیم ہی کو فروغ دی جاتی ہے۔
- ۶۔ براہ راست تقرری کی صورت میں امیدواروں کی تقرری عین قواعد و ضوابط کے مطابق ہے کیونکہ دونوں امیدوار متعلقہ مضامین میں ڈگریاں رکھتے ہیں، جو انہیں ان آسامیوں پر تعیناتی کی اہل قرار دیتی ہیں۔
- ۷۔ چونکہ ایڈمیٹی میں ان آسامیوں کو پُر کرنے کی فوری ضرورت درپیش تھی تاکہ کام شروع کیا جاسکے۔ اس لئے امیدواروں کی تقرری عمل میں لائی گئی، وگرنہ عموماً براہ راست تقرری کے لئے آسامیوں کو منتظر کیا جاتا ہے، تاہم امیدواروں کو اب ہی متعلقہ انتخابی بورڈ کے سامنے پیش ہونے سے پہلے ہی فوری ضرورت کے پیش نظر ایسا کیا جاسکتا ہے اور یہ طریق کار ہمیشہ سے چلا آتا رہا ہے۔

- ۸۔ پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینے کا طریق کار موجود ہے۔
- ۹۔ بعض اوقات فوری ضرورت کے پیش نظر اس قسم کی آسامیوں پر حکومت پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینے سے قبل تقرری کے احکام جاری کر سکتی ہے۔ اگلی بار میں معاملہ پبلک سروس کمیشن کو پیش کیا جاتا ہے۔
- ۱۰۔ معاملہ پبلک سروس کمیشن کے سپرد کیا جاتا ہے۔
- ۱۱۔ وقت کی کمی اور فوری ضرورت کے پیش نظر اس معاملے پر پبلک سروس کمیشن سے مشورہ نہیں لیا گیا۔ اور اب انتخابی بورڈ سے باقاعدہ منظور ہونے کے بعد پاکستان سروس کمیشن سے رجوع کیا جائے گا۔
- ۱۲۔ عبوری اور عارضی بنیادوں پر ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ اور جوائنٹ سروس کمیشن کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور ایگزیکٹو ممبر منسٹر تعینات کیا گیا ہے، ان کے معاملے میں بھی پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لیا ہے۔

پہلے جسٹس کے جواب میں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو ترقی نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ براہ راست تقرر کیا گیا ہے تو کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ تقرریاں منظور نہ اپنی مرضی سے کی ہیں یا ان کی درخواست پر۔؟

اس سلسلے میں مفصل جواب دیا جا چکا ہے۔ ہمیں ضرورت تھی دو آدمی رکھنے کی، جیسا کہ وزیر لوکل گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے بیان کیا جا چکا ہے۔ اس کے لئے کئی درخواستیں آئیں، ان میں سے ان لوگوں کو منتخب کیا گیا جیسا کہ میں نے کہا۔ حکومت ایسا کرنے کی حجامہ تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی درخواستیں آئیں لیکن آپ اس صورت میں اعتراض کرتے جب ہم ان کی درخواستوں کے لئے سنی آسامیاں پیدا کرتے ہیں تو بات چسکتی

منفی. خالی سائیرل پر ہیں آدمی رکھنے کی ضرورت تھی۔ ان کی درخواستیں آئیں۔ اعلان کو مستحب کیا گیا۔

جناب عالی! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کی درخواستیں آئی تھیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ دونوں آدمی پہلے سے سرکاری ملازم تھے، اگر تھے تو کیا پہلے سے ملازم سرکاری ملازمتوں کے لئے درخواست کرنے کا کوئی طریقہ مقرر ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ | اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے سے ملازم سرکاری ملازمین اپنے شک کے سربراہ کی مزمت درخواست دے سکتے ہیں، ایسا اوقات اب بھی ہوتا ہے گزٹسٹر کے پاس اپنی درخواستیں بھیجتے ہیں۔ لیکن جب ہم براہ راست درخواستیں طلب کرتے ہیں تو ان کو درخواستیں براہ راست ہمارے پاس آتی ہیں تو اس صورت میں اگر ان کی درخواستیں ہمارے پاس براہ راست آئیں تو کوئی قانونی اعتراض ہاتھ نہیں ہو سکتی۔

جناب عالی! جہاں تک قبیلہ پردری کا سوال ہے تو میں جناب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ گلزار خاں مری ہے مادہ محمد عالم مکران کو پوچھے۔ وہ میرے قبیلے کے آدمی نہیں ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ | جناب صاحب کو صرف اعتراض کرنا ہے۔ درنہ اصولاً اسمیں کوئی ضابطے کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ اور جو تقرریاں ہوئی ہیں۔ وہ ضابطے کے مطابق صحیح ہوئی ہیں۔

خان عبدالصمد خان اسپرینی | کیا حکومت سے پہلے کوئی ایسی مثال موجود ہے کہ سرکاری ملازم کو یہ اجازت دی گئی ہو کہ وہ براہ راست پراپرٹیل کے ڈیڑھ فرات کر سکتے ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ | جی ہاں۔ ایسی بیشتر مثالیں مل سکتی ہیں۔

وزیر آب پاشی | گلزار خان مری نے سرکاری طور پر مجھ سے اجازت لی تھی اور حکم کے توسط سے درخواست دی تھی۔

خان عبدالصمد خان اسپرینی | دو سکر ماہ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

وزیر آب پاشی | ان کا تعلق میرے حکم سے نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ہو، بہر حال ان کا مجھے علم نہیں ہے۔

کیا حکومت نے اشتہار کے ذریعے اور درخواستیں سمی  
انگیختیں۔ ؟

## قائد حزب اختلاف

جب فوری ضرورت پڑتی ہے تو ہمیں فوری طور پر آدی رکھنے پڑتے ہیں۔ جیسا کہ جماعت  
میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ اگر ہمارے پاس زیادہ آسامیاں خالی ہوتی ہیں اور آدی ہمیں

## وزیر لوکل گورنمنٹ

نہیں ملتے ہیں تو ہم اجاروں میں اشتہار دیتے ہیں۔ درخواستوں کی دھول کی گھول کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر کرتے ہیں کہ  
اس وقت تک درخواستیں ہر مل میں آجانی چاہئیں اس کے بعد لوڈو بیٹھا ہے اور ان میں سے مناسب امیدواروں کا انتخاب کرتا  
ہے۔ با اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ فوری اہمیت کے پیش نظر ہم آدیوں کو گھولتے ہیں، لیکن اس صورت میں شرمنا ہوتی ہے کہ لبر میں  
انہیں سلیکشن لوڈو کے سامنے پیش ہونا ہوگا، ایسی تقریریں اڈیاک بنیادوں پر ہوتی ہیں صرف کام چلانے کے لئے۔

اس سوال کے جواب میں تقریر لوڈو کے بار بار ذکر ہوا ہے۔ کیا وزیر موصوف  
یہ بتائیں گے کہ یہ کیا چیز ہے ؟

## خان عبدالصمد خان اسپکزئی

حکومت نے اس مقدمہ کے لئے مختلف لوڈو بنائے ہیں جو محکمے کے سکرٹری یا منڈر  
دیگر تین چار آدیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ لوڈو درخواستوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور مناسب

## وزیر لوکل گورنمنٹ

امیدواروں کا انتخاب کرتے ہیں۔

کیا یہ پبلک سروس کمیشن کو غلطہ انداز کرنے کا ایک ذریعہ نہیں  
ہے۔ ؟

## خان عبدالصمد خان اسپکزئی

جی نہیں۔ یہ سب آدی آئی کار پبلک سروس کمیشن کے سامنے جائیں گے۔

## وزیر لوکل گورنمنٹ

جواب کے آخری جزو میں دو سپن لڑکوں کا نام لیا گیا ہے، ایک ممتاز شخصیت

## خان عبدالصمد خان اسپکزئی

اسپکزئی اور دوسرا نضر اللہ خان جو گزینی، کیا وزیر صاحب کو علم نہیں

ہے کہ ان لوگوں نے کسی بھی UN DUE ترقی حاصل نہیں کی۔ جو STEP تو بڑی بات ہے، عصمت اللہ حکمہ تعلیم سے حکمہ ای ڈی

میں آتا ہے سروس کمیشن کے ذریعہ آیا۔ نضر اللہ خان نے بی اے کی ڈگری میں درجہ بدرجہ اعلیٰ تک ترقی کرتا رہا ہے حال ہی میں

عصمت اللہ کو ترقی ملی ہے اور کبھی صرف NEXT STEP ہے۔ کلاس ٹو تھا جو نیر کلاس ون بنایا گیا ہے۔

مشترک اسپیکر خان صاحب، ڈر ہے کہ ہمیں آپ خود کنبہ پردی کے مرکب لڑیں ہو رہے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی | جناب ان کے جواب میں اچکزئی کا ذکر آیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ | خالص صاحب جو کیمبریا رہے ہیں وہ موجودہ سوال سے متعلق نہیں ہے۔ مان صاحب کا سوال ہے کہ کیا کسی کسی پستون ملازم کو بھی اس قسم کی ترقیوں سے نوازا گیا ہے؟ تو اس کے جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ سرورٹی اور عائلی بنیادوں پر گھنٹہ خان جو گزینی اور عصمت اللہ خان اچکزئی جو خالص صاحب کے اپنے چچا زاد ہیں کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ تعینات کیا گیا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی | ریگولر ترقی دوسری چیز ہے TWO STEPS ترقی اور سپنر ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ | آپ نے خود فرمایا ہے کہ مسر عصمت اللہ اچکزئی محکمہ تعلیم میں تھا، اور اسے وہاں سے یہاں لایا گیا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی | یہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ آیا ہے اور ایک درجہ ترقی پر آیا ہے۔ یہاں دو درجہ ترقی کا ذکر ہو رہا ہے۔ کیا اس قسم کی ترقی کسی سپان کے حق میں بھی ہو سکتی ہے؟

مسٹر اسپیکر | خالص صاحب! آپ انکا سوال پوچھیں اور تہہ نتم ہو رہا ہے۔

264. خان عبدالصمد خان اچکزئی

کیا وزیر مال بتائیں گے کہ:-

۱- رواں مالی سال میں ضلع سبی کی پتیل ہرنائی میں زمینداروں کو کس قدر تقویٰ قرض دیا گیا ہے۔ ان کے نام، سکوت، تسیل اور رعقات الگ الگ بتائے جائیں۔

۲- کیا ان لوگوں کے علاوہ جن کو قرض دیا گیا اور بھی لوگ قرض کے طلب گے۔ اگر ہاں تو ان کے نام، سکوت اور تسیل بتایا جائے۔

۳- جن لوگوں کو قرض ملے ہیں کلا ان سے بتا دیا جائے کہ انہیں کی گئی ہیں؟

۴- اسیاگر (۲) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کے نام، سکوت اور اس جائداد کی تفصیل بتائی جائے جو اس تقادی میں سکوت ہے

- ۵۔ اگر (۳) کا جواب نفی میں ہے تو کیوں؟
- ۶۔ تقاضی قرضے دینے کا مقصد کیا تھا۔ اگر مقصد زمین کی آبادی تھی تو زمین کہاں واقع تھی، اور کس انصر نے اس کا قرضہ دینے کے بعد ملاحظہ کی، اور طلبہ کو کام کی تصدیق کی ہے؟

## وزیر مال :-

ضلع سبی کے تفصیل ہرنائی میں زمینوں کو سالانہوں میں زیر قرضہ کاشتکاران مبلغ /- ۲۰۰ ۰۰ اور زیر مد ترقی حیثیت اراضی مبلغ /- ۲۵۰ ۰۰ روپے دینے گئے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ضامن مع تفصیل جائداد  
جو مکفول کی ہے۔

## قرضہ کاشتکاران

|   |       |  |
|---|-------|--|
| ۱۔ داد علی ولد ولد چھلگری مری سکند پڑ   | ۱۵۰/- | دین محمد ولد محمد چھلگری سکند پڑ واقع حال پڑ |
| ۲۔ حاصلان ولد بنی                       | ۱۵۰/- | بلوکان ولد بدل خان مری                       |
| ۳۔ غلام محمد ولد محمد جان شاہ مجری      | ۱۵۰/- | نخری ولد شیر دل شاہ مجری                     |
| ۴۔ نندا ولد قرار خان چھلگری مری         | ۱۵۰/- | داد ولد مزار چھلگری مری                      |
| ۵۔ شاہاد ولد ملات                       | ۱۵۰/- | محمد الدین ولد جمابان                        |
| ۶۔ آدم خان ولد اکرم خان بانیری سکندانگا | ۱۵۰/- | سیف اللہ ولد مومن بانیری سکند سرلینہ         |
| ۷۔ جرائسال ولد شادی مری چھلگری سکند پڑ  | ۱۵۰/- | حیدر ولد رحیم مری سکند پڑ مکفول کرتا ہے      |
| ۸۔ ہوران ولد فرید مری سکند پڑ           | ۱۵۰/- | میر ولد ہیبت سکند پڑ مکفول کرتا ہے           |
| ۹۔ سید خان ولد سیدان مری سکند پڑ        | ۱۵۰/- | قادر ولد حاصلان                              |
| ۱۰۔ گل خان ولد ہیبت خان سکند پڑ         | ۱۵۰/- | دریا خان ولد فرید مری                        |
| ۱۱۔ دریا خان ولد فرید مری               | ۱۵۰/- | گل خان ولد ہیبت خان جائداد حاصل پڑ           |
| ۱۲۔ شاہ عالم ولد علی محمد مری           | ۱۵۰/- | سجود ولد علی محمد مری سکند پڑ                |
| ۱۳۔ تھنگی ولد ہزار مری سکند پڑ          | ۱۵۰/- | نبی بخش ولد میک                              |
| ۱۴۔ لادو ولد ہزار مری سکند پڑ           | ۱۵۰/- | منو ولد ہزار مری                             |

|  |       |
|--|-------|
| تشنگی ولد فراری سکنہ پڑ جائیداد جمال پور | 150/- |
| درد ولد معلومری                          | 150/- |
| سانول ولد ثروت                           | 150/- |
| سمند ولد حضور                            | 150/- |
| شاہات ولد جلا                            | 150/- |
| مراد خان ولد محراب                       | 150/- |
| ہنال خان ولد قادر بخش                    | 150/- |
| رودین ولد رحمان مری                      | 150/- |
| لودین ولد دوستین                         | 150/- |
| دلوشن ولد میر بخش                        | 150/- |
| مراد خان ولد محراب خان                   | 150/- |
| توکل و میر حسن                           | 150/- |
| توکل ولد دوستین                          | 150/- |
| چاڑہ ولد دلیر مری                        | 100/- |
| سوداگان ولد داؤد                         | 100/- |
| ہوران ولد فائز                           | 100/- |
| جیات خان ولد فائز                        | 100/- |
| سفر خان ولد طلال                         | 100/- |
| عمر ولد جلال                             | 100/- |
| رودا گل ولد باطل                         | 100/- |
| شی خان ولد نصیر خان                      | 100/- |
| عمر ولد جلال                             | 100/- |
| لمنت اللہ ولد صالحہ دلا                  | 100/- |

|                             |    |
|-----------------------------|----|
| بی بخش ولد میرک مری سکنہ پڑ | ۱۵ |
| سانول ولد ثروت چنگری مری    | ۲۱ |
| جوانسال ولد حبیبک           | ۲۴ |
| رستم ولد غلیب               | ۱۸ |
| محمد ولد ورنول              | ۱۹ |
| شیر بیگ ولد جوانسال         | ۲۰ |
| دروشن ولد پیر بخش           | ۲۱ |
| عبدل ولد میر حسن            | ۲۲ |
| توکل ولد دوستین             | ۲۳ |
| ہنال خان ولد قادر بخش       | ۲۳ |
| داتال ولد سمومری            | ۲۵ |
| رودین ولد رحمان مری         | ۲۴ |
| لوزدین ولد احمد خان مری     | ۲۶ |
| ہنال خان ولد کھل مری        | ۲۵ |
| بہا دل ولد جیم علی          | ۲۹ |
| خرد ولد شہباز               | ۳۰ |
| جا کھنک ولد علی محمد        | ۳۱ |
| لمنت اللہ ولد میان داد      | ۳۲ |
| عمر ولد جلال                | ۳۳ |
| لالہ ولد پیر محمد           | ۳۳ |
| قادر ولد بی                 | ۳۵ |
| عز ولد ثروت                 | ۳۶ |
| سفر خان ولد بہا دل          | ۳۷ |

|                                     |       |                                 |    |
|-------------------------------------|-------|---------------------------------|----|
| سیدان ولد سکھ مری سکھ پڑھانہ محل پڑ | ۱۵۵/- | شاہزی بخش ولد گل بیگ مری سکھ پڑ | ۳۸ |
| یارخان ولد سکھ                      | ۱۵۵/- | شاہ بیگ ولد گل بیگ              | ۳۹ |
| خان محمد خان ولد جہانگیر            | ۱۵۵/- | بارو ولد جہانگیر                | ۴۰ |
| موران ولد عالی                      | ۱۵۵/- | رحیم ولد شیرو                   | ۴۱ |
| پیر ولد جاڑا                        | ۱۵۵/- | طوکان ولد بک خان                | ۴۲ |
| توربان ولد میر بیگ                  | ۱۵۵/- | وستو ولد رند علی                | ۴۳ |
| درد ولد میر خان                     | ۱۵۵/- | رحیم ولد شاہزاد                 | ۴۴ |
| دلیر ولد باقران                     | ۱۵۵/- | بدو ولد علی بیگ                 | ۴۵ |

میزان = 7200/- روپے

## ترقی حیثیت اراضی

|  |       |                                    |
|--|-------|------------------------------------|
| جلائکان ولد زین سکھ پڑھانہ محل پڑھانہ      | 500/- | ۱- ملک خان ولد مالک مری سکھ پڑ     |
| خان ولد مالک                               | 500/- | ۲- سیدو ولد مسکان                  |
| جیان خان ولد زین                           | 500/- | ۳- خان ولد رحیم خان                |
| شیر بیگ ولد جہان سال                       | 500/- | ۴- عمیران ولد شاہ بیگ              |
| دادن ولد جات سنز خیل سکھ کھوسٹ ہانڈا کھوسٹ | 150/- | ۵- ہزان ولد جاکل ٹیمس سکھ کھوسٹ    |
| جمال خان ولد بدو مری سکھ پڑھانہ محل پڑ     | 150/- | ۶- مرلی بان لہیر مری سکھ پڑ        |
| خان محمد ولد بدو                           | 150/- | ۷- احمد خان ولد ذرا بخش مری سکھ پڑ |
| سالولی ولد زین                             | 150/- | ۸- شہو ولد بھنگ                    |
| امیر گل ولد شیرو                           | 150/- | ۹- سید خان ولد پند                 |
| احمد خان ولد ذرا بخش                       | 150/- | ۱۰- خان محمد ولد بدو               |

|                           |              |       |                         |            |
|---------------------------|--------------|-------|-------------------------|------------|
| ۱۱- جمال خان ولد ہند      | مری سکند پٹہ | 150/- | مزری ہاں ولد بشیر       | ہاٹھار پٹہ |
| ۱۲- گزری ولد شیروں        | " "          | 150/- | غلام حسین ولد محمد جان  | " "        |
| ۱۳- مسکان ولد ساجد مری    | " "          | 150/- | میر خان ولد مدت         | " "        |
| ۱۴- میران ولد جبل         | " "          | 150/- | شاہ بیگ ولد گل بیگ      | " "        |
| ۱۵- غلام میر ولد سہیت     | " "          | 150/- | پوران ولد مزار          | " "        |
| ۱۶- نذرف المعروف ہاں      | " "          | 150/- | نور خان ولد دودا        | " "        |
| ۱۷- بازخان ولد درازک      | " "          | 150/- | ہناں خان ولد تقی بخش    | " "        |
| ۱۸- حیدر ولد تہم علی      | " "          | 150/- | جو انسان ولد شاہی       | " "        |
| ۱۹- ذر محمد ولد سحر       | " "          | 150/- | ذر محمد ولد کھان        | " "        |
| ۲۰- مراد علی واپس         | " "          | 150/- | نزار محمد ولد مہا ایدار | " "        |
| ۲۱- بان محمد ولد دولت خان | " "          | 150/- | رستم ولد خلیل           | " "        |
| ۲۲- نونٹی ولد بدک         | " "          | 150/- | میر و ولد میان داد      | " "        |
| ۲۳- رحیم علی ولد بند علی  | " "          | 150/- | بالاچ ولد چاکر          | " "        |
| ۲۴- یاسان ولد کھل         | " "          | 200/- | نعت ولد میان داد        | " "        |
| ۲۵- سہراب خان ولد ہاں خان | " "          | 200/- | سید خان ولد کھل         | " "        |

### میزانے / 250 روپے

(۱) ملاحظہ ہو فہرست مشورہ گوشوارہ (دس)

(۲) مجموعاً - ان سے مناسبتیں لی گئی ہیں۔

(۳) منامان کے نام تقاضی داران کے سامنے دیئے گئے ہیں ملاحظہ ہو خانہ نمبر ۳۳ جزء سوال ہوا۔

(۴) تقاضی داران سے باقاعدہ مناسبتیں لی گئی ہیں۔

(۵) تقاضی تصور کرنے کا مقصد زمین کی آبادی تھی زمین جس فالی جگہ واقع ہے تقاضی داران کے نام سے ساتھ دی گئی

قرضہ تقاویٰ دینے سے پیشتر ارٹھی کا ملاحظہ نہیں کیا گیا۔ اور صرف فروماہیادہ ہی اس سلسلے میں کافی ہوتا ہے۔ البتہ تقاویٰ دینے کے عرصہ ۱۹۷۱ء کے اندر وضع کا ملاحظہ انفرمال کر لیا۔ جس مفصلہ کے لئے تقاویٰ دی گئی تھی وہ حاصل ہوا ہے یا نہیں، اور آیا تقاویٰ دینے کے تقاویٰ بائز صرف کی ہے یا نہیں اور اس بارہ میں جنرل تقاویٰ ڈیپارٹمنٹ میں انفرمال باقاعدہ سرٹیفکیٹ دیتا ہے (ملاحظہ فرمائیں) (صفحہ ۱۰۵ پر)

پہلے گوشوارے میں قرضہ کاشت کاروں کے تحت جوام دیئے گئے ہیں ان پر نظر ڈالنے سے وزیر صاحب کو یہ معلوم ہو گا کہ ۱۹۷۲ روپے ۷۵ لاکھ آدھوں میں تقسیم کئے گئے

### خان عبدالصمد خان اسپکزئی

ان ۷۵ لاکھ آدھوں میں سولے لاکھ آدھوں نے خیر آدم خان ولد کرم خان یا تری سکھانے کی سب مری ہیں کیا وزیر صاحب کو یہ پتہ ہے کہ ہرنالی میں مولیٰ کے مقابلے میں سچان آبادی کی کوئی نسبت نہیں ہے؟

جناب عالی! آج تک تقاویٰ قرضے یا ایسی دوسری چیزیں کسی قبائلی تناسب سے تقسیم نہیں کی گئیں جن لوگوں کو مندرجہ ذیل رہتی ہے وہ لوگ قرضے کے لئے درخواست کرتے ہیں اور ان درخواستوں پر ان کو قرضے

### وزیر مال

دیئے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کسی سچان نے درخواست نہ دی ہو اور بلوچ جو کہ وہاں پر ڈیوان مجلس ہیں، تلاش ہیں اور بدبوٹے ہیں لہذا ان کو زیادہ منسبت ہوگی اور انھوں نے درخواستیں دیں اور ان کو قرضے مل گئے۔ لیکن یہ تقسیم کسی قبائلی بنیادوں پر نہیں ہوتی ہے۔ تحصیل یا ضلع کے جو محتاج اور ضرورت مند لوگ ہیں ان کو قرضے دیئے جاتے ہیں۔

جناب دوسری لسٹ ہے ترقی حیثیت ارٹھی۔ اس میں ۱۲۵ آدھوں کو ۱۹۷۵ روپے تقسیم ہوتے ہیں۔ کیا اس کوئی بریفیٹیشن ہے؟

### خان عبدالصمد خان اسپکزئی

جناب عالی! اس سلسلے میں بھی وہی عرض ہے جو میں پہلے کہ چکا ہوں لہذا ترقی اور بلوچ کی حیثیت سے یہ چیزیں نہیں دیا جا رہی ہیں۔ صرف ضرورت مند کو دی جا رہی ہیں جن کو ضرورت تھی اور جنہوں نے درخواستیں

### وزیر مال

دی۔ ان کو دے دی گئیں۔

محترم وزیر نے فرمایا ہے کہ کسی سچان نے درخواست نہیں کی ہوگی کیونکہ اگر محرم وزیر گوشوارہ رک، پر نظر ڈالیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ ۱۹۷۵ آدھوں کی درخواستیں ان میں نمبر

### خان عبدالصمد خان اسپکزئی

۵۸ سے لیکر نمبر ۱۳۰ تک ۱۳ لاکھ آدھوں ہیں۔ ان کی تقاویٰ کے لئے درخواستیں موجود ہیں، پھر بھی ۱۲۰۰۰ روپے میں لاکھوں کا حصہ صرف زریعہ سر روپے ہے کیا اسی کا نام سچان چاہا ہے؟

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ لاکھوں اور بلوچ کی حیثیت سے کوئی تقسیم نہیں ہوتی ہے تقسیم صرف ضرورت کے مطابق ہوتی ہے۔ ڈی۔ سی نے قرضہ اپنی سوا بید پر اس علاقے کے لوگوں میں تقسیم کئے، ممکن ہے کہ ان کی رقم

### وزیر مال

موجود ہوں۔ لیکن وہ اس چیز کے مستحق نہ سمجھے گئے ہیں یا ان کے مالی حالات ایسے تھے کہ ان کو تقاضی کی ضرورت نہ تھی۔ کئی لوگ قرضے کر لینے ذائقہ مصافحہ میں لے آتے ہیں لہذا اس سلسلے میں بڑی سی مجاز ہوئے کہ وہ اس کو دیکھ کر جمادی ثانی فرزند آگ رہا ہے وہ اس کا اقتدار بھی ہے یا ایسے ہی مانگ رہا ہے، یہ اپنے اغراض کے لئے مانگ رہا ہے

## غیر شانِ ذمہ سوا اور انجیوات

### 25۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ

کیا وزیر صحت ازراہ کرم تہا نہیں

(۱) کیا یہ درست ہے کہ بولان میڈیکل کالج کے پراسپیکٹس ۷۳-۱۹۷۲ء کے صفحہ نمبر ۳ پر یہ لکھا ہوا ہے کہ

"NO APPLICATION RECEIVED AFTER DUE DATE  
SHALL BE ENTERTAINED"

(۲) کیا یہ درست ہے کہ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۷۲ء مقرر کی گئی تھی؟

(۳) کتنی درخواستیں ۱۲ نومبر ۱۹۷۲ء اور اس کے بعد وصول ہوئیں؟

(۴) اگر (۳) کا جواب اثبات میں ہے تو ۱۱ نومبر ۱۹۷۲ء کے بعد مزید درخواستیں کیوں وصول کی گئیں؟

(۵) صحت ہے کہ بولان میڈیکل کالج کے پراسپیکٹس کے صفحہ نمبر ۳ پر لکھا ہوا ہے کہ

"NO APPLICATION RECEIVED AFTER DUE DATE  
SHALL BE ENTERTAINED"

وزیر صحت

۲۔ یہ درست ہے کہ ابتدا میں درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۷۲ء مقرر کی گئی تھی، مگر بعد ازاں

انتخابی کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء تک وصول ہونے والی تمام درخواستیں کو قبول کیا جائے۔

۳۔ ۱۲ نومبر ۱۹۷۲ء سے ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء تک دس درخواستیں وصول ہوئیں۔

۴۔ جواب شمار نمبر (۲) میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

## 28- میاں سیف اللہ خان پر آپ

کیا وزیر تعمیرات و شارعات بتائیں گے کہ:

- ۱) محکمہ تعمیرات و شارعات کے پاس کل کتنے بلڈوزر اور گریدرز ہیں؟
- ۲) ہر بلڈوزر اور گریدر کب خریدیا گیا، اور کتنی قیمت پر؟ جہاں سے خریدیا گیا، اس کی مکمل تفصیل۔
- ۳) کتنے بلڈوزر اور گریدرز درست حالت میں ہیں، اس وقت کہاں موجود ہیں اور کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟
- ۴) ۱۹۶۹ء سے لیکر ۱۹۷۲ء تک ہر سال ان بلڈوزروں اور گریدروں نے کتنے گھنٹے کام کیا،؟ مکمل تفصیل دیں۔
- ۵) خیال ان بلڈوزروں اور گریدروں پر کتنے ٹیکس لگائے گئے ہیں، اور اگر ہیں تو کیا ۱۹۶۹ء سے لیکر ۱۹۷۲ء تک درست حالت میں کام کرتے رہے ہیں؟
- ۶- ۱۹۶۹ء سے لیکر ۱۹۷۲ء تک ہر سال ان بلڈوزروں اور گریدروں کی مرمت پر کیا اخراجات ہوئے۔ اخراجات کی تفصیل دیں۔

### وزیر تعمیرات

- ۱- کل بلڈوزر ۲۲ اور کل گریدرز ۲۳ ہیں۔
- ۲- چونکہ یہ مشینیں کسی ایک وقت میں نہیں آئی ہیں، بلکہ ۱۹۵۶ء سے آ رہی ہیں، اور ان کی قیمت وغیرہ کیلئے پرانے ریکارڈ کو سیکڑ بیکٹیو انجینئرز کے دفتر میں دیکھنا پڑے گا۔ اس کیلئے وقت درکار ہے۔
- ۳- کل ۳۷ بلڈوزر اور کل ۲۰ گریدرز ہیں۔ جو بالکل درست ہیں، اور مختلف جگہوں پر سڑکوں کے تعمیرات کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ بلکہ کچھ جہاں کہ یہ مشینیں اس وقت کام کر رہی ہیں۔ مہتمم صاحبان کی رپورٹ آنے پر پیش کی جائے گی۔
- ۴- یہ سوال ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء کو موصول ہوا ہے، اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پرانے ریکارڈ کی پڑتال کی جائے اور مطلوبہ ریکارڈ مشینوں کے ساتھ ہے، جہاں پر مشینیں کام کر رہی ہیں، وہاں سے لاگ ہو سکتی ہیں۔
- ۵- اس سوال کے لئے وقت درکار ہے۔ بہر حال اس سلسلے میں مذکورہ بالا تفصیل کو یکجا کرنے کی حتمی الامکان کوشش کی جا رہی ہے۔
- ۶- اس کے لئے بھی وقت درکار ہے اور ریکارڈ مختلف مقامات پر موجود ہونے کی وجہ سے وقت پر جواب دینا مشکل ہے، لہذا اس کیلئے

دقت دیا جائے۔ بہر حال اس سلسلے میں مذکورہ بالا تفصیل کو یکجا کرنے کی حتمی الامکان کوشش کی جا رہی ہے۔

## 29- میاں سیف اللہ خاں پراچہ

کیا وزیر لوکل گورنمنٹ ازراہ کرم بتائیں گے کہ:-

۱۔ صوبائی اسمبلی کے بجٹ سے اجلاس میں آپکی یقین دہانی کے تحت کیا کوششیں کی گئیں گی اس میں کو مستقل و منفرد کر دیا گیا ہے؟

۲۔ اگر تامل ایسا نہیں کیا گیا ہے تو اس کی وجوہات؟

۳۔ اگر فاکرڈوں کی سامیوں کو مستقل و منفرد کر دیا گیا ہے، تو ان احکامات کی تفصیل جن کے تحت ایسا کیا گیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ | ۲۰۱ و ۲۰۱ :- یہ معاملہ بددیہ کے فاکرڈوں کو درجہ چہارم کے طور پر ملازم شہادہ کرنے کے متعلق ہے۔ جہاں تک حکمہ بدیات حکومت بلوچستان کے زیر غور ہے

۴۔ بہتر ۲۰۱ کے جواب کے منظر غیر مزدوری ہے۔

## 30- میاں سیف اللہ خاں پراچہ

کیا وزیر لوکل گورنمنٹ ازراہ کرم بتائیں گے کہ:-

۱۔ کیا یہ درست ہے کہ انجمن اسلامیہ کوٹہ کی جائیداد واقع جاں محمد روڈ پراچہ میں سے لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے عمارت بنا کر شروع کر دی ہیں۔

۲۔ کیا یہ درست ہے کہ ان تمام عمارت کے نقشے منظور نہیں ہیں۔ اور تعمیرات اس وجہ سے ناجائز ہیں۔

۳۔ اگر کوئی نقشہ حیات اس سلسلے میں منظور کئے گئے ہیں تو ان کی تفصیل دیں۔

۴۔ اگر مندرجہ بالا تعمیرات ناجائز ہیں۔ تو کوششیں کی گئیں گے کہ کیا اقدامات کئے ہیں۔

۵۔ کوششیں کی گئیں اگر یہ اقدام نہیں اٹھائے تو اس کی وجہ، تفصیل دیں۔

۶۔ کیا یہ درست ہے کہ انجمن اسلامیہ کوٹہ کے ایک وفد نے ماہ جولائی ۱۹۷۲ء میں ایڈمنسٹریٹر کوٹہ میں سے ملاقات کی

اور انجمن کی مذکورہ جائیداد پر ناجائز تعمیرات کے متعلق شکایات کیں۔ اگر بال تھوڑے منظر پر نے کیا کارروائی کی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ | جواب مثبت میں ہے۔

۲- اس کا جواب بھی اثبات میں ہے۔

۳- سوال نمبر ۲ کے دیکھنے کے لئے منظر مطلوبہ تفصیل منظر ضروری ہے۔

۴- (۱) مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۷ء کو بلدیہ ہندلیہ پولیس نذکرہ تجارت ہٹلے ہٹلے ہٹلے کے لئے رٹلے حکام کو عتسریہ کیا گیا ہے۔

۵- جواب نمبر ۱ میں دے دیا گیا ہے۔

۱- کوڑہ میٹروپولیٹن کے ریکارڈ سے ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ جن اسٹاپ کر کے کوئی دفعہ جولائی ۱۹۶۲ء میں ایڈمنسٹریٹر کو ملا ہے۔

جناب اسپیکر! غیر نشان زدہ سوالات کے متعلق میں نے پہلے ان کی خدمت میں کچھ عرض کیا تھا اگر اجازت ہو تو کچھ اور عرض کروں گا۔

**میاں سیف اللہ خاں پراچہ**

وہ تو ہر جگہ ہیں۔

**مسٹر اسپیکر**

جی ہاں! انھوں نے فرمایا تھا کہ جواب دیا جائے گا۔ کیا وزیر صاحب اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے۔

**میاں سیف اللہ خاں پراچہ**

اس سلسلے میں جناب گزارش یہ ہے کہ وقت پر راہ ہو گیا ہے۔ ان سوالات کے جوابات موجود ہیں معزز نمبر جس وقت چاہیں ملاحظہ فرمائیں۔

**وزیر صحت**

میں نے تو اعتراض کیا تھا کہ سوال کا جواب دینے سے گریز کیا گیا ہے آپ نے

یہ کہا تھا کہ ہم اس کو REPEAT کرنے کے لئے آپ کو جواب دینے کا بھیجے۔

**میاں سیف اللہ خاں پراچہ**

میں نے تو یہ عرض کیا تھا کہ جواب موجود ہیں۔ گریز نہیں کیا گیا ہے۔

**وزیر صحت**

جناب میں آپ کی توجہ غیر نشان زدہ سوال نمبر ۲ کی طرف دلاتا ہوں۔

جواب دیکھ لیجئے۔ ریکارڈ نہیں ہے۔ کتابیں فیلڈ میں ہیں۔ فلاں اور

**میاں سیف اللہ خاں پراچہ**

ہم اٹھے کر رہے ہیں۔ یہ تو کوئی جواب نہیں ہے کہم انکم لے اس جواب سے تلی نہیں ہوئی ہے۔ آپ خود دیکھیں۔ کیا

یہ جواب ہے؟ میں اس سے کیا نتیجہ اخذ کروں؟

قاعدہ یہ ہے کہ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کی منظر سے نکال دینے ہوتے ہیں۔ آپ ان

**مسٹر اسپیکر**

اس سے مطمئن نہیں ہیں تو اس کے لئے کوئی اور دواؤں وقت ڈھونڈیں، الیزون کی کارروائی کو آگے بڑھنے دیں۔

میاں سیف اللہ خاں پیراچہ | ہم چاہتا ہوں کہ وزیر صحت یقین دہانی کہ وہ اس سوال کا جواب اپنی  
باری پر دوبارہ دیا جائے گا کیونکہ موجودہ صورت میں جواب میری تشریح  
نہیں ہوئی۔

اب ایک رخصت کی درخواست ہے جسے سکریٹری کی ایوان کے سامنے پیش کرنا ہے۔

مسٹر اسپیکر

چھٹی کی درخواست

مندرجہ ذیل درخواست ۳ جنوری ۱۹۷۳ء میر جاگر خان ڈوکی ا ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی  
سے موصول ہوئی ہے۔

سکریٹری

وگزارش ہے کہ آج ابھی ابھی بندلیو ٹیلینڈین معلوم ہوا ہے کہ میرے لڑکے  
کی طبیعت کافی خراب ہے جس سلسلے میں لہری جانا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ  
بقایا ایام اجلاس میں شرکت نہ کر سکوں۔ اس لیے رخصت عطا فرمائیے گا۔  
سوال یہ ہے کہ آیا اسمبلی کے اجلاس سے ممبر موصوف کی غیر حاضری کی مندرجہ بالا چھٹی منظور کی جائے۔  
جو ممبران اس حق میں ہیں کہ منظور کی جائے وہ ان کو کہیں جو ممبران اس حق میں کہ نام منظور کی جائے وہ نا کہیں۔  
چھٹی منظور کی گئی

مسٹر اسپیکر

Mr. Speaker :—I will now call upon Mian Saifullah Khan Paracha to move for leave to introduce the Baluchistan Prohibition of the use of drugs ; locally known as Rockets, Bill, 1972."

Mian Saifullah Khan Paracha :—Sir, I beg to move :

"That leave be granted to introduce the Baluchistan Prohibition of the use of drugs, locally known as Rockets, Bill, 1972."

Mr. Speaker :—The motion moved is :

"That leave be granted to introduce the Baluchistan Prohibition of the use of drugs locally, known as Rockets Bill, 1972."

Mir Gu Khan Nasir :—Sir, I oppose it.

میاں سیف اللہ خاں پراچہ | تجھے کچھ کہنے کا موقع تو دیا جائے مگر میں بتا سکوں کہ یہ بل کیسے

Mr. Speaker, you can make a short statement

جناب اسپیکر! محنت میں اور خاص طور پر کوشش میں لاگتوں کے

استعمال پر بہت افسوس ہے بلکہ مطلب

میاں سیف اللہ خاں پراچہ

اور Secrolital ہے۔ یہ ایسی دوا ہے جس کو کھانے جاتی ہیں تو اس سے نشہ کاتبے اور بیہوشی کی طرح محنت میں مصیبتی جارہی ہے، اس کے استعمال کو روکنے کی بہت سخت ضرورت ہے تاکہ عوام کی صحت کا صحیح بچاؤ کیا جاسکے۔ اسی مقصد کے

مصلحت کے تحت میں نے یہ بل پیش کیا ہے مجھے پتہ چلا ہے کہ ہائی حوائی حکومت بھی ایسا ہی بل لانا چاہتی ہے۔ شاید وہ نہیں چاہتے کہ جو لیجلیشن کا کام ہے، اس میں بھی حاصل نہیں لیں۔ ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ بڑے پیمانے کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے یہ بل چاہیے جو کل بل

کام کریں۔ یہ سوال نہیں ہے کہ کس کو CREDIT جلتے۔ تو اسی مقصد کے حصول کے لئے یہ بل پیش کیا اور ساتھ ہی ساتھ اس بل میں یہ چیز بھی لگائی ہے کہ اگر کوئی ایسا نہیں ہو جس کو ایسی دواؤں کی ضرورت ہو تو اس کی شکل میں اس کے لئے فروری ہو کر وہ

ڈاکٹر کے پاس جائے اور ڈاکٹر باقاعدہ ڈاکٹر کی ڈیٹے آف اسپتال سے باقاعدہ اجازت لیکر ایسی ڈرگز باہر سے، میرا مطلب ہے، دوسرے ممالک سے منگوائے۔ جناب والا! جب تک ہم ان دواؤں کو صوبے میں نہیں روکیں گے اور جب تک

ان کی فروخت ہم عام دکانوں میں نہیں روکیں گے تو یہ لوگ دوا میں کھتے ہی رہیں گے۔ اس سے نہ صرف ان لوگوں پر بلکہ ہمارے بچوں کے مستقبل پر بھی اثر پڑ رہا ہے کیونکہ مندرجہ تہذیب میں کچھ ڈرگز کا استعمال کرنا ایک نیشن بن چکا ہے ہمارے لئے یہ لازمی ہو کر

چاہئے کہ ہمارے شہریوں کی صحت کی حفاظت کریں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے یہ بل اس ایوان میں پیش کیا

جناب عالی! میرے سزاور کسٹم حزب اختلاف نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح ہے ہم ان سے اس لئے اختلاف نہیں کرتے کہ یہ بل نہیں آنا چاہیے بلکہ ہمارا اعتراض یہ ہے کہ کیا صواب

مسیر گل خاں نصیر

نے جس المانہ سے یہ بل پیش کیا ہے وہ ہمارے ایڈووکیٹ جنرل کی نظر سے گزرا ہے اس میں بہت سی خامیاں ہیں جو بل کو درست

لا رہے وہ میرے خیال میں ہر لحاظ سے مکمل بل ہے۔ ڈرل ایکسٹنڈ نہیں آسکتے۔ اگر ہم میں صواب کا بل منظور کریں جو خامیوں سے بچے جس میں قانونی غلطی موجود ہے تو وہ آدمی جو ان ڈرگز کا عادی ہو اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تو اس تیز کے

پیش نظر ہم گذارش کرتے ہیں کہ اس بل کو واپس لے لیں گوڈ نمٹ کی طرف سے جو بل ہم لا رہے ہیں وہ زیادہ واضح ہے زیادہ

جائز ہے۔ اور زیادہ امن و امان کے لئے آپ کی خواہشات کی تکمیل کو سنبھالے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ ترمیم بھی لاسکتی ہے۔ اگر یہ یقین کرالیں کہ ہم مل کر اس بل کو لائیں گے تو میں اس کے

میاں سیف اللہ خاں پراچہ

لئے بالکل تیار ہیں۔

جناب عالی! اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بل موجود ہے اور عدلیہ ہاؤس کے سامنے آجائیکا۔ اس بل میں ترمیم کرنے کا مقصد ہاؤس کا وقت منطرح کرنا ہے۔

میسر گل خان نصیر

یہ سن ہاؤس کا وقت منطرح کر رہے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ جو چیزیں آپ چاہتے ہیں اس کی ٹیکل عدلیہ ہاؤس کے لئے۔

میاں سیف اللہ خاں پراچہ

**Mr. Speaker :—**Now the question is whether Mian Saifullah Khan Paracha has the leave of this House to introduce the "Baluchistan Prohibition of the use of drugs, locally known as Rockets, Bill, 1972."

The leave was rejected.

**Mr. Speaker :—**I will now call upon Mian Saifullah Khan Paracha to present the report of the "Select Committee" on the Provincial Assembly of Baluchistan Privileges Bill, 1972."

**Mian Saifullah Khan Parach :—**Sir, I beg to present the report of the Select Committee on the Provincial Assembly Privileges Bill, 1972.

**Mr. Speaker :—**The report stands presented. Next motion.

**Mian Saifullah Khan Paracha :—**Sir, I beg to move that the "Provincial Assembly of Baluchistan Privileges Bill, 1972," as reported by the "Select Committee" be taken into consideration at once.

**Mr. Speaker :—**The motion before the House is that the Provincial Assembly of Baluchistan Privileges Bill, 1972," as reported by the "Select Committee" be taken into consideration at once.

**Mr. Abdul Samad Khan Achakzai :—**Point of Order Sir.

میں کیسٹنگ کے ایک ممبر کی حیثیت سے آپ کے کوشش میں یہ بات لانا یا ہتھیاروں کی کمیٹی کی جو رپورٹ اس وقت میںزیر ہے۔

وہ مکمل نہیں ہے کیونکہ نے ممبروں کے لئے بغیر اسٹنس کے اسٹو رکھنے کی اجازت دینے کی بھی تجویز کی تھی۔ وہ اس بل میں شامل نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر | آپ کیٹیجی کے ممبر تھے ؟

خان عبدالصمد خان اسپیکر | جی ہاں۔

مسٹر اسپیکر | تو کیا آپ نے دو سکر ممبروں کی ASSENT لی تھی ؟

خان عبدالصمد خان اسپیکر | ASSENT کا سوال نہیں تھا۔ متفقہ طور پر یہ تجویز کیا گیا تھا کہ باقی مراعات کے ساتھ ممبران کے لئے بغیر اسٹنس رکھنے کی بھی اجازت ہوگی۔

مسٹر اسپیکر | آپ اپنی کاپی اچھی طرح دیکھیں اس میں یہ سب کچھ ہے۔

Mr. Speaker :—As there is no opposition to the motion, the motion is carried.

Now the Bill will be taken clause by clause.

Mr. Speaker :—The question is :

That Clause 2 stands part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :

That Clause 3 stands part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :

That Clause 4 stands part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :

That Clause 5 stands part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 6 stands part of the Bill.  
The motion was carried

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 7 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 8 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 9 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 10 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 11 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 12 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 13 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 14 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 15 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 16 stands part of the Bill.  
The motion was carried.

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 17 stands part of the Bill.  
*The motion was carried.*

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 18 stands part of the Bill.  
*The motion was carried.*

Mr. Speaker :—The question is :  
That Clause 19 stands part of the Bill.  
*The motion was carried.*

Mr. Speaker :—The question is :  
That the Preamble be the preamble of this Bill.  
*The motion was carried.*

Mr. Speaker :—There is an amendment in Short Title by Mian Saifullah Khan Paracha. Now Mian Sahib to move his amendment.

Mian Saifullah Khan Paracha :—Sir, I move that in Clause (1) of Section 1 for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

Mr. Speaker :—Motion moved. The question is :—  
That in Clause (1) of section 1 for the figure "1972" the figure "1973" be substituted.

*The motion was carried*

Mr. Speaker :—The question is :—  
That Short Title as amended be the Short Title of the Bill.

*The motion was carried.*

Mian Saifullah Khan Paracha :—Sir, I beg to move :—  
That the "Provincial Assembly of Baluchistan Privileges Bill" as amended be passed.

Mr. Speaker :—Motion moved is :—  
That the "Provincial Assembly of Baluchistan Privileges Bill" as amended be passed.

*The motion was carried.*

Mr. Speaker :  
The "Select Committee" had recommended to the Provincial Govt., to take necessary steps to allow Members of the Provincial Assembly of Baluchistan to keep within the Province, without obtaining the Arm License.

—one revolver—, one rifle and one short gun of non-prohibited bore for the purpose of protection and Hunting.

Mian Saifullah Khan Paracha :—Mr. Speaker, I think the powers have been delegated to the Provincial Government. All that the Provincial Government has to do is to issue an executive order.

اس بل میں یہ لکھا گیا ہے، شاید اس پر علیحدہ الیکشن لینا ہوگا، کیونکہ قانون جو سلیکٹ کمیٹی کے ہاں ہے۔ اس بارے میں کچھ وضاحت کریں گے؟

Law Minister :—The Select Committee had made recommendations to the Government in this matter because legislation relating to the arms licences come within the purview of the Central Government and the Provincial Legislature has no power to make laws.

مسٹر اسپیکر | تو کیا آپ اس بارے میں کوئی ایکشن لے رہے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی | میرے خیال میں اس کے بارے میں یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ صوبائی حکومت کو بھی اجازت ہے۔

وزیر قانون | نہیں جناب، یہ مرکزی حکومت کے پاس ہے۔

مسٹر اسپیکر | ان کو چیک کرنے دیں۔ بعض ممبروں کا یہ خیال ہے کہ یہ صوبائی حکومت کے اختیار کی بات ہے۔

Finance Minister :—The matter relates to the Central Government. I would see whether it can be done by an executive order.

Mr. Speaker. He is now giving an assurance.

میال سیف اللہ خان پر آپ نے تو سب سے ٹھیک ہے جناب۔

Mr. Speaker—The house stands adjourned to meet again at 10.00 A. M. tomorrow.

اسمبلی کا اجلاس جمعہ ۵ جنوری ۱۹۷۳ء بوقت دس بجے تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

گوشه تعیین سید الهادی اکبری برای خلدن بروجستان

گوشه الف  
سید الهادی ۱۵۴

| میز | نام ضلع | نام محفل | نام سلسله | بغچه آبی | سیلاب | شکله | تخصیص | تجزیه | تعمیر | کوله | جاری | پرسی | نهری | میرابی | چاپی | بارانی |
|-----|---------|----------|-----------|----------|-------|------|-------|-------|-------|------|------|------|------|--------|------|--------|
| ۱   | کوهلین  | کوهلین   | سریاب     | -        | ۲۲    | ۱۸   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           | -        | ۲۳    | ۱۹   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۵۹    | ۲۱   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۵۸    | ۲۲   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۲۵    | ۱۹   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۲۳    | ۱۹   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۲۳    | ۱۹   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۵۱    | ۱۵   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۵۴    | ۱۳   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۹۱    | ۱۹   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |
|     |         |          |           |          | ۵۳    | ۱۳   |       |       |       |      |      |      |      |        |      |        |

کلوزنات  
پشین











|   |     |                            |            |    |    |    |   |   |    |    |    |    |    |    |    |    |    |    |    |
|---|-----|----------------------------|------------|----|----|----|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|
| ۱ | ۲   | ۳                          | ۴          | ۵  | ۶  | ۷  | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ |
|   |     | دھارڈ                      | ننگاری     | ۶۵ | ۱۲ |    |   |   |    |    |    | ۹  |    |    |    |    |    |    |    |
|   |     |                            | شکاف       | ۱۹ | ۱۲ |    |   |   |    |    |    | ۸  |    |    |    |    |    |    |    |
|   |     |                            | بولان      | -  | ۸  |    |   |   |    |    |    |    |    |    |    |    |    |    |    |
|   |     | پانڈاری                    | سٹوری/حاجی |    | ۸  |    |   |   |    |    |    | ۵  |    |    |    |    |    |    |    |
|   |     |                            | کلیہانی    |    |    |    |   |   |    |    |    | ۶  |    |    |    |    |    |    |    |
|   |     | چتر پتیل دیو               | گروپ ۱     |    |    |    |   |   |    |    |    |    | ۲۵ | ۱۶ |    |    |    |    |    |
|   |     |                            | گروپ ۲     |    |    |    |   |   |    |    |    |    | ۲۳ | ۱۵ |    |    |    |    |    |
|   |     |                            | گروپ ۳     |    |    |    |   | ۶ | ۳  | ۱  |    |    | ۲۱ | ۱۲ |    |    |    |    |    |
|   |     | بیک، لٹل وڈ<br>پروڈیو، جیل |            | -  | ۸  |    |   |   |    |    |    | ۵  |    |    |    |    |    |    |    |
| ۷ | نات | سٹریٹنگ                    | سٹریٹنگ    | ۴۴ | ۲۰ | ۱۳ |   |   |    |    | ۱۳ |    |    |    |    |    |    |    |    |
|   |     | لاک/دولت                   |            | -  | ۲۰ | ۱۶ |   |   |    | ۱۶ | ۱۶ |    |    |    |    |    |    |    |    |











|                 |    |      |    |       |       |    |       |       |       |       |    |    |    |   |   |      |       |       |         |            |     |   |
|-----------------|----|------|----|-------|-------|----|-------|-------|-------|-------|----|----|----|---|---|------|-------|-------|---------|------------|-----|---|
| 23              | 22 | 21   | 20 | 19    | 18    | 17 | 16    | 15    | 14    | 13    | 12 | 11 | 10 | 9 | 8 | 7    | 6     | 5     | 4       | 3          | 2   | 1 |
| DL 30           |    | 4/50 |    | 15/20 | 12/50 |    | 10/50 | 10/50 | 4/20  | 15/20 |    |    |    |   |   | 4/1  | 12/1  | 10/50 | 1969-69 | فرستينين   | نفس | 4 |
| DL 49           |    |      |    | 2/50  |       |    |       |       | 7/20  | 5/57  |    |    |    |   |   | 1/1  | 5/1   | 9/50  | 1955-56 | سلم بنغ    |     |   |
| DL 49           |    | 1    |    | 10/1  |       | 1  |       | 15/1  | 5/50  | 4/1   |    |    |    |   |   | 7/5  | 12/1  | 15/1  | 1957-58 | تاليف الله |     |   |
| 1962-63-1974-15 |    |      |    | 9/88  |       |    |       |       | 1/2   | 9/57  |    |    |    |   |   | 1/2  | 14/44 | 19/44 | 1962-63 | 45         | بى  | 5 |
| DL 52           |    |      |    | 16/71 |       |    |       | 22/44 | 5/71  |       |    |    |    |   |   | 3/76 | 12/95 | 4/50  | 1965    | لدى        | لدى | 6 |
|                 |    |      |    | 15/93 |       |    |       | 20/64 | 0/57  |       |    |    |    |   |   | 4/21 | 17/32 | 25/69 | 1962    |            |     | 7 |
|                 |    | 2/1  |    | 13/52 |       |    |       |       | 12/59 |       |    |    |    |   |   | 3/69 | 14/64 | 17/65 | 1960    |            |     |   |
| DL 30           |    | 2/1  |    | 13/90 | 15/22 |    |       | 17/44 | 2/1   | 12/80 |    |    |    |   |   | 2/1  | 19/01 | 21/22 | 1965    | منازل      |     |   |
|                 |    |      |    | 16/49 |       |    |       | 23/35 | 2/1   | 15/72 |    |    |    |   |   | 2/1  | 8/42  | 20/30 | 1966    |            |     |   |
|                 |    | 2/75 |    |       |       |    |       | 16/1  | 2/20  | 14/1  |    |    |    |   |   | 2/78 | 15/88 | 20/30 | 1967    |            |     |   |
| DL 5            |    |      |    | 9/88  |       |    |       | 12/55 | 1/20  | 10/19 |    |    |    |   |   | 2/69 | 13/75 | 19/75 | 1963    | لدى        |     |   |
|                 |    |      |    | 14/84 |       |    |       | 20/89 | 1/89  | 13/11 |    |    |    |   |   | 2/84 | 12/1  | 16/44 | 1968    |            |     |   |

گزشتہ صفحہ پر  
"سوال نمبر ۱۸۸"

بہار

وہ ہسپتال جہاں ڈاکٹر کی آسامی سر سے نہیں اور  
جہاں انچارج کمپونڈر وغنیہہ ہیں

ہسپتالوں کی فہرستوں اور ڈاکٹروں کے متعلق کو الف

وہ ڈپٹی سرگزشتہ صفحہ پر اور ڈاکٹروں کے متعلق کو الف  
جہاں کمپونڈر وغنیہہ ہیں

وہ ڈپٹی سرگزشتہ صفحہ پر اور ڈاکٹر کی آسامی سر سے  
نہیں اور جہاں کمپونڈر وغنیہہ ہیں

|                                |                 |
|--------------------------------|-----------------|
| ۱- سول ڈپٹی سی۔ ایچ۔ لی کالونی | ۱۱- پینا کنڈی   |
| ۲- " " بھجائی                  | ۱۲- " " فلا شہر |
| ۳- " " دونبری                  | ۱۳- " " نور     |
| ۴- " " ناکس                    |                 |
| ۵- " " سولی                    |                 |
| ۶- " " گلشنہر                  |                 |
| ۷- " " مغزالی                  |                 |
| ۸- " " دوپ                     |                 |
| ۹- " " دنگا گروہ               |                 |
| ۱۰- " " ہمار                   |                 |

|  | ۲              | ۱ | پیشہ |
|--|----------------|---|------|
|  | ۱۳- سولہ ستمبر |   |      |
|  | ۱۴- بیہر       |   |      |
|  | ۱۵- چوٹی       |   |      |
|  | ۱۶- ڈاکری      |   |      |
|  | ۱۷- رکی        |   |      |
|  | ۱۸- رکی        |   |      |
|  | ۱۹- مرغانہ     |   |      |
|  | ۲۰- گل کچی     |   |      |
|  | ۲۱- میرٹھیل    |   |      |
|  | ۲۲- برت خیل    |   |      |
|  | ۲۳- مینا پاہ   |   |      |
|  | ۲۴- کپ چپر     |   |      |
|  | ۲۵- سارنہ      |   |      |
|  | ۲۶- سوراہ      |   |      |

| نمبر | ۱ | ۲            | ۳ |
|------|---|--------------|---|
|      |   | ۲۷- سول پوڻي |   |
|      |   | ۲۸- " "      |   |
|      |   | ۲۹- " "      |   |
|      |   | ۳۰- " "      |   |
|      |   | ۳۱- " "      |   |
|      |   | ۳۲- " "      |   |
|      |   | ۳۳- " "      |   |
|      |   | ۳۴- " "      |   |
|      |   | ۳۵- " "      |   |
|      |   | ۳۶- " "      |   |
|      |   | ۳۷- " "      |   |
|      |   | ۳۸- " "      |   |
|      |   | ۳۹- " "      |   |

| موضوع                 | محل وقوع                       | تاریخ وقوع  | محل وقوع  | توضیحات |
|-----------------------|--------------------------------|---|---|---------|
| ۱- بی بی علیک لورالان | ۱- دبی مرکز اطلاعات جیو ۲ مرکز | ۱- سلاؤ پبلسری قلم جہا اللہ<br>برشور " "<br>۲- ہروزان " "<br>۳- اپہن تنجا " "<br>۴- علی " "<br>۵- فکک " "<br>۶- ڈیو جی " "<br>۷- خان " "<br>۸- چکل بنات " "<br>۹- کڈ " "<br>۱۰- بیرونی " "<br>۱۱- ابی لبر " "<br>۱۲- رنگ " "<br>۱۳- مور علی شیل " "<br>۱۴- دھ شام " " | ۱- زانہ ہسپتال چین<br>۲- مسعود اسکول ہسپتال شہابہ |         |



## گوشوارچہ اے

عزت مآب جناب وزیر بلديات سرپر بلوچستان۔ کوئٹہ  
جناب زید زنگ

یاد دلانی کے لئے عرض ہے کہ سنا خاکروبانہ کے ان حقوق کے متعلق حضور کی خدمت میں پہلے بھی مورخہ ۳۰ جون ۱۹۷۲ء کو ایک مراسلہ بھی لکھا تھا۔ اسی مورخہ بلوچستان میں بن ٹریڈ عوام کے مطالبات کے متعلق کافی بحث مباحثہ بھی ہوئی۔ وہاں خاکروبانوں کے مطالبات پر مندرجہ ذیل میں جو پہلے مراسلہ میں بھی درج تھے۔

۱۔ بلدیہ کے خاکروبانوں کو وہ حق دینے چاہئیں جو درجہ چہارم کے سرکاری ملازموں کو ملتے ہیں۔

۲۔ بلدیہ کے تمام خاکروبانوں کو مستعمل کیا جائے۔ بن کا گریڈ انٹرنس اپنا پتہ ضروری ہے۔

۳۔ بلدیہ کے خاکروبانوں کو انوار اور دوسری سرکاری تسلیلات دیں۔ چھٹکاری جائے۔ یا ان دنوں میں سہام کرنے کی صورت میں نانہ تنخواہ دی جائے۔

۴۔ بلدیہ کے خاکروبانوں کی تنخواہ کم از کم ڈیڑھ سو روپے ہونا چاہیے۔ جہاں اس وقت ملتا ہے۔

۵۔ ایک ماہ کی رخصت بعد تنخواہ خاکروبانوں کو دی جائے جبکہ ۲۰ یا ۲۵ سال سے آج تک ۹ فیصدی خاکروب اس حق رخصت

سے محروم ہیں۔

۶۔ بلدیہ کی خاکروب عورتوں کو رخصتی کے دوران ۲۰ یوم کی رخصت بعد تنخواہ دی جائے اس میں سروس کنڈیشن نہ رکھی جائے۔

خاکروب پرانی یا نئی خانہ مرہو۔ اسے رخصتی کی رخصت بعد تنخواہ دی جائے۔

۷۔ موسم گرما میں سروروی خاکروبانوں کو ملنی چاہیے۔

۸۔ بلدیہ کے خاکروبانوں کو معیاد ملازمت ختم ہونے پر پنشن اور گریجویٹ کی سہولت دی جائے۔

۹۔ خاکروبانوں کے بچوں کے لئے اسکول کی بلاڈنگ نچستہ تعمیر کی جائے۔

۱۰۔ تمام خاکروب بلدیہ کو رکاشی مکانات میں رکھے جائیں۔

امید داتی ہے کہ جناب مندرجہ بالا مطالبات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری ہر قسم کی مدد فراہم فرمائیں گے ممنونہ

آپ کی اس مہربانی کے استحکام کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال کرے۔ تاکہ ہمارے سروں پر آپ جیسے شفیق دہریان کا سایہ رہے۔

کاپی برائے اطلاع

شکر ہے!

آپ کا تالبدار

(۱) جناب حاجی میاں سیف اللہ پراچہ

(۲) جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب میو پی کورٹ

دستخط اوروں، مہرانگی پورن میچ

## گوشوارہ بی

مورثہ ۶۲-۶-۲۰

گوشوارہ بی، کانسٹیبل روڈ، کورٹ پورٹ

عزت آف جناب ذیہر بلدیات صوبہ پنجاب

جناب ذیہر! — یاد راضی کے لئے عرض ہے کہ تمام فاکرو بلدیہ کے ان حقوق کے متعلق حضور کی خدمت میں پہلے ہی مورثہ ۲۰ جون ۱۹۷۲ء کو ایک مراسلہ بھیجا گیا تھا۔ اس کی کاپی بھی ان غرضیوں کے مطالبات کے متعلق کافی بحث مباحثہ بھی ہوا۔ وہاں پر یہ سوال بھی آ رہا تھا کہ فاکرو بلدیوں کی طرف سے اس ضمن میں فاکرو بلدیوں کے مطالبات پورے نہ رہیں ہیں جو کہ پہلے مراسلہ میں بھی درج تھے۔

۱۔ بلدیہ کے فاکرو بلدیوں کی طرف سے جو درجہ چھانڈ کے سرکاری ملازموں کو ملتے ہیں

۲۔ بلدیہ کے فاکرو بلدیوں کو مستحق کیا جائے۔ اور ان کا گروپ انٹرنس بھی نہایت ضروری ہے۔ (۳) بلدیہ کے فاکرو بلدیوں کو ملازم اور

دوسری سرکاری تعطیلات بھی چھٹی دی جائے۔ یا ان دنوں میں کام کرنے کی صورت میں نائٹ تنخواہ دی جائے۔ (۴) بلدیہ کے فاکرو بلدیوں کی تنخواہ رقم انکم ڈیپارٹمنٹ سے چاہیے جو کہ اس وقت ملنے پر ۶۰ روپے شروع ہے۔ (۵) ایک ماہ کی رخصت پر تنخواہ فاکرو بلدیوں کو دی جائے۔

(۶) بلدیہ کی فاکرو بلدیوں کو زرنگی کے دوران ۴۰ یوم کی رخصت پر تنخواہ دی جائے اس میں سرورس کنڈیشن نہ رکھی جائے۔ چاہے فاکرو بلدی یا نائٹ ملازم ہو اسے زرنگی کی رخصت پر تنخواہ دی جائے۔ (۷) موسم گرما میں سرورس فاکرو بلدیوں کو ملنی چاہیے۔

۸۔ بلدیہ کے فاکرو بلدیوں کو میڈیکل ملازمت ملنے پر پنشن اور گریجویٹ کی سہولت دی جائے۔ (۹) فاکرو بلدیوں کے بچوں کے لئے اسکول کی بندنگ پر مقررہ رقم ملے۔ (۱۰) تمام فاکرو بلدیوں کو بلدیہ کی مکانات میں کئے جائیں، امیدواروں کے جناب مندرجہ بالا مطالبات کو مدنظر رکھتے

ہوئے ہماری ہر قسم کی مدد و تعاون فرمائیں۔ خداوند آپ کو اس مہربانی کے استحکام کیلئے زیادہ سے زیادہ استعمال کرے۔ تاکہ ہمارے سروں پر آپ جیسے شفیق دہریان کا سایہ رہے۔

کاپی برائے اطلاع

۱۔ جناب حاجی میاں سیف اللہ خاں پراچہ تاہم بنام میو پی کورٹ

۲۔ جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب میو پی کورٹ

شکر ہے!  
آپ کا تالبدار پورن میچ

## گوشوارو سی

گزارش ہے کہ صوبائی اسمبلی بھارت میں بددیانتی فاکرولہ کے مطالبات کے بارے میں کارروائی شروع ہونے کے متعلق تمام فاکرولوں سے نہایت ہی خوشی کا اظہار کیا ہے یہی شہیند میں آیا ہے کہ بددیانتی کے فاکرولہ کے کچھ مطالبات جس سے روز سے لڑے کر رہے ہیں۔ فاکرولوں کو سختی رخصت فاکروب عورتوں کو زچگی کی رخصت مل رہی ہے۔ ان مطالبات کے متعلق ذیل میں گفٹا ہے۔

۱۔ فاکروب عورتوں کو ۲۵ یوم کی زچگی مٹی ہے، لیکن اس میں سو سو کنڈیشن رکھی ہوئی ہے۔ اگر ایک فاکروب کا سو سو ۲ سال سے ایک دن بھی کم ہر تو وہ زچگی مٹی کی مقدار میں ہوتی ہے سال سے زائد سو سو دانی فاکروب زچگی کی مٹی کی مقدار ہے لیکن یہ نا انصافی ہے۔ فاکروب کو زچگی کی مٹی ملنی چاہیے، فاکروب چاہے بددیانتی ہو یا تھی ملازمہ۔

۲۔ فاکرولوں کو دو سال سے ۱۵ دن کی مٹی رخصت مٹی ہے لیکن یہ اس صورت میں کہ فاکروب کی دو سال میں کوئی غیر موافق نہ ہو اگر فاکروب کی (غیر موافق) ہوئی۔ واقعی رخصت کا حقد نہ ہوگا۔ اس طرح عرصہ ۲۰ یا ۲۵ سال سے ۴۰ فیصد فاکروب ایسے موجود ہیں جو کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود سختی رخصت سے محروم ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ فاکرولہ کے نام درج ذیل ہیں۔

|     |                    |      |               |
|-----|--------------------|------|---------------|
| ۱۱۔ | بات ولد اچمر       | ۱۹۴۷ | میں لڑ کر ہوا |
| ۱۲۔ | اللہ رکھا ولد نسو  | ۱۹۴۹ | " " "         |
| ۱۳۔ | جلال ولد نور       | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۴۔ | مصری زوہد منی لال  | ۱۹۴۵ | " " "         |
| ۱۵۔ | کتوری              | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۶۔ | ایوزوہد خیر وین    | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۷۔ | پرسا شو زوہد کیمو  | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۸۔ | برکت ولد نسو       | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۹۔ | شکری طہ من بھر     | ۱۹۴۳ | " " "         |
| ۲۰۔ | بھلی زوہد نسو      | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۲۔ | اللہ رکھا ولد خزان | ۱۹۴۵ | میں لڑ کر ہوا |
| ۱۳۔ | پورن زوہد مانق     | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۴۔ | پورن ولد رکھا      | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۵۔ | رام کھی زوہد طاہر  | ۱۹۴۷ | " " "         |
| ۱۶۔ | انٹی زوہد بلو      | ۱۹۴۸ | " " "         |
| ۱۷۔ | لوری ولد سپرانت    | ۱۹۴۴ | " " "         |
| ۱۸۔ | جینائی زوہد ریلو   | ۱۹۴۸ | " " "         |
| ۱۹۔ | بنتی زوہد چھبا     | ۱۹۴۳ | " " "         |
| ۲۰۔ | دھپکا ولد کالو     | ۱۹۴۵ | " " "         |
| ۲۱۔ | اجتہدی ولد ارشار   | ۱۹۴۵ | " " "         |

دستخط: محمد امیر انگریزی

پولیس

## APPENDIX "D"

**From :—The Administrator, Quetta Municipality.**

**To :—The Section Officer (L.G.)**

**Government of Baluchistan,  
Education, Health Local Government and  
Social Welfare Department, Quetta.**

**Memorandum No. 4422/27(59)-misc;  
Dated Quetta, the 28th September, 1972.**

**Subject :—EXTENSION OF NATIONAL PAY SCALES TO THE  
EMPLOYEES OF QUETTA MUNICIPALITY.**

**Reference your letter No. 223/2-93/72(LG) 15361-62 dated the 19th  
September, 1972.**

2. With regard to the demands of sweepers of Quetta Municipality a detailed report has already been submitted to the Minister of Education, Health, Social Welfare and Local Government Department vide this office memo No. 2729/27(59) misc. dated the 8th August, 1972. On going through the recommendations made by this office and which are contained in the said report the minister was pleased before passing final orders to ask comments from the Secretary, Local Government, who was accordingly requested vide this office memo No. 4001/27 (59)-misc, dated the 21st August, 1972 and reminded to convey the final orders vide this office memo No. 4360/27 (59)-misc., dated the 25th September, 1972. The reply from your side is still awaited.

3. Statement showing the financial implications in allowing the National Pay Scales to all the non-gazetted staff of Quetta Municipality has also been sent vide this office memo No. 4338 dated the 23rd September, 1972. It may be pointed out that demand for the National Pay Scales is the

only one demand of the sweepers out of many demands mentioned in the aforesaid communications.

It is therefore, requested that early decision in connection with the demands of sweepers may kindly be conveyed otherwise it is feared they will really create trouble for the Municipal administration and government.

Administrator,  
Quetta Municipality, Quetta.

Copy to the :—

1. Minister for Education, Health, Social Welfare and Local Government Department, Government of Baluchistan.
2. Secretary, Education, Health, Social Welfare and Local Govt. Department, Government of Baluchistan. Quetta for information.

the other hand the Municipal office will face the following difficulties.

- (a) their service record are not upto date and this will need considerable time to set the same right and to prepare the leave accounts etc.
- (b) absent of any of them at one time will have adverse effect on sanitation of the town.
- (c) Financial implications due to leave salary etc.

4. From the above it will be seen that though they deserve to be treated as Class IV servants yet to overcome the administrative difficulties the sweepers will have also to give certain undertakings. For instance the number of sweepers and sweeperesses who may be going on leave at one time may be limited which may mean that at one time only certain percentage say 5% of the total strength may be on leave and not now and the Municipality should have equivalent number of leave reserve sweepers. Though this proposal will have great financial implications on municipal fund yet I feel that we will have no alternative but to accept it.

5. So far as group insurance is concerned it may be again stated

that either municipal servants have also not so far been covered but a case has already been moved to government for their approval. I feel that this demand of sweepers will be considered only after we have given this facility to other servants. With regard to sundays and holidays we may consider to allowing them extra pay rather than leaving the town un-attended on sundays

and holidays. This question alone will cost us the average of Rs 8,000/- to Rs. 9,000/- per month.

6. So far their demand for fixing of their pay Rs. 150/- per mensum is concerned, this may not for the present be acceptable because if we make Class IV servants they should be satisfied because such a regular service has other allied facilities also. At the same time we may consider to increase 25 days maternity leave to 40 days provided the number of sweepers and sweeperces as on leave at a time should not exceed the fixed percentage of their total strength say 5% however, service conditions of maternity leave is a as this is a condition for other superior women in service also.

7. The question of provision of summer uniforms will further drain the municipal Budget.

8. If and when they are made Class IV servants the grant of pension and gratuity will be a consequential problem which again will affect the municipal fund.

9. The school building may be made pucca.

10. It is not possible to provide residential accommodation to all of them because superior service personnels also cannot be provided this facilities for obvious reasons.

In the circumstances explained above it may be more appropriate to hold joint meetings with the office bearers of the BASTI PUNCHAYAT in a spirit of give and take so that this question is settled amicably.

Copy submitted in adv. to the  
Minister of Edu. Health. SW & LG Qta.  
for his honours kind information and  
further orders.

Administrator,  
Quetta Municipality Quetta.

## APPENDIX "E"

**From** :—The Administrator, Quetta Municipality.  
**To** :—The Minister for Education, Health, Social Welfare and Local Government Department, Quetta.  
**Through** :—The Secretary to Government of Baluchistan, Education, Health Social Welfare and Local Government Department, Quetta.

Memorandum No. 2729/27/59-Misc.

Dated Quetta the 8th August, 1972.

**Subject** :—**DEMANDS OF SWEEPERS OF QUETTA MUNICIPALITY  
 THROUGH BASTI PUNCHAYAT.**

Kindly refer to Mian Saifullah Khan Paracha, M.P.As letter dated 26-7-72 addressed to you which was forwarded to the undersigned for report under No. 29-ps/72 dated 3-8-72 copy of which alongwith copy of its enclosure is returned herewith.

2. The requisite report is as under :—

1. It is correct that sweepers are not being treated as Class IV servants for all purposes. For instance pay scale are as under :
  - (i) Class IV servants like mali peon, chowkidar etc. Rs. 65-1-80 plus Rs. 20/- of pay.
  - (ii) Sweepers Rs. 60-1-75 plus I.R. 20% of pay.
  - (iii) Beldars Rs. 65-1-80 plus I.R. plus paisa - 50 per day as additional allowance.
2. So far as group insurance is concerned it may be pointed out that other municipal servants whether belonging to Class III or Class IV cadre have also not so far been brought under group insurance.

3 Sweepers are given half holiday on sundays.

4 At present 15 days leave with pay is given to such sweepers and sweeperesses who have at least two years continuous service at his/her credit.

5 Sweeperesses who have at least served for three years are given 25 days maternity leave

6. At present they are given summer uniforms.

7. Pension and gratuity are also not being allowed to the sweepers

8. They have a kacha school building

9. Considerable number of them have already been provided with pucca residential accommodation.

3. From the demands of the sweepers and above mentioned statement it will be seen that majority of the demands relate to the determination of service cadre and if they are treated/made Class IV municipal servants then they should be satisfied to considerable extent. The undersigned is prepared to recommend them for Class IV servants in the best interest of tax-payers, sanitation of the town and sweepers themselves. Yet we will have to consider to decide any consequential factors like the following :--

1. As soon as they are made Class IV servants, it is feared that as any of them will apply for leave. On

# فہرست در خواست ہندگان برائے حصول نفاذی قمر ۱۹۷۲ء

گوشوار ۵ (س)  
سوال نمبر (۲۶۴)

| بمبشمار | نام       | دست      | قومیت | سکونت |
|---------|-----------|----------|-------|-------|
| ۱       | دن        | فریب     | ری    | سپر   |
| ۲       | سید       | طوطا     | "     | "     |
| ۳       | سیدخان    | کوسل     | "     | "     |
| ۴       | محمد شریف | شاہاد    | "     | "     |
| ۵       | احمد خان  | لانگ     | "     | "     |
| ۶       | پیر زاد   | دن       | "     | "     |
| ۷       | علی دوست  | دلراد    | "     | "     |
| ۸       | ہریان     | اللہ بخش | "     | "     |
| ۹       | دن        | فریب     | "     | "     |
| ۱۰      | سید       | طوطا     | "     | "     |
| ۱۱      | بارو      | دلا      | "     | "     |
| ۱۲      | پیر       | نالو     | "     | "     |
| ۱۳      | سہل       | اللہ بخش | "     | "     |
| ۱۴      | مزار خان  | صاحب خان | "     | "     |
| ۱۵      | ولیا      | باران    | "     | "     |
| ۱۶      | کلو       | اللہ بخش | "     | "     |
| ۱۷      | قادر بخش  | جلالپان  | "     | "     |
| ۱۸      | علی دوست  | دلراد    | "     | "     |
| ۱۹      | سلمان     | شاہد     | "     | "     |
| ۲۰      | سارو خان  | گل محمد  | "     | "     |

| بهر شمار | نام        | دلمیت         | قومیت | سکونت    |
|----------|------------|---------------|-------|----------|
| ۲۱       | علاء محمد  | مشا           | مری   | پین تنگی |
| ۲۲       | اسمعیل خان | نور           | "     | پڑ       |
| ۲۳       | شادمان     | برمیان        | "     | دلوگانی  |
| ۲۴       | توکل       | دوستین        | "     | پڑ       |
| ۲۵       | سید        | سکو           | "     | "        |
| ۲۶       | دوستان     | پیر           | "     | "        |
| ۲۷       | شادی خان   | محمد عثمان    | "     | "        |
| ۲۸       | رسول بخش   | غلام حسین     | "     | "        |
| ۲۹       | اکمیل خان  | بولات         | "     | "        |
| ۳۰       | شیدار      | شادی          | "     | "        |
| ۳۱       | شیرخان     | عاجی پیر محمد | "     | "        |
| ۳۲       | جنگ بان    | نورین         | "     | "        |
| ۳۳       | میسرو      | باز خان       | "     | "        |
| ۳۴       | عارف خان   | رحیم خان      | "     | "        |
| ۳۵       | بومهان     | شادمان        | "     | "        |
| ۳۶       | کرم خان    | بیان خان      | "     | "        |
| ۳۷       | قادر بخش   | سہال خان      | "     | "        |
| ۳۸       | محمد خان   | محمد محمد     | "     | "        |
| ۳۹       | عادلان     | دہپا          | "     | "        |
| ۴۰       | عثمان      | سہا           | "     | "        |

| نمبر شمار | نام       | ولدیت    | قومیت     | سکونت      |
|-----------|-----------|----------|-----------|------------|
| ۴۱        | دوستین    | رسول     | مرا       | پرا        |
| ۴۲        | علی خان   | علی محمد | "         | "          |
| ۴۳        | خیر خان   | شیرد     | "         | "          |
| ۴۴        | مدف خان   | گل خان   | "         | "          |
| ۴۵        | مراد خان  | صابون    | "         | "          |
| ۴۶        | شیرد      | رحمت     | "         | "          |
| ۴۷        | گاد       | جانان    | "         | "          |
| ۴۸        | علی محمد  | شادو     | "         | "          |
| ۴۹        | سختش علی  | جیار     | "         | "          |
| ۵۰        | علی بخش   | بارخان   | "         | "          |
| ۵۱        | حیات خان  | شادو     | "         | "          |
| ۵۲        | لزاب خان  | نہال خان | "         | "          |
| ۵۳        | عطر       | گدو      | "         | "          |
| ۵۴        | مرزا خان  | صاحب خان | "         | "          |
| ۵۵        | ہزار خان  | شادو     | "         | "          |
| ۵۶        | شرفی محمد | شادو     | "         | "          |
| ۵۷        | محمد خان  | علی      | "         | "          |
| ۵۸        | شادی      | سبز      | دیہیتی    | جود        |
| ۵۹        | جوات خان  | گل خان   | سارنگری   | منہ        |
| ۶۰        | گلبران    | سلمان    | "         | دیہیتی     |
| ۶۱        | سید نور   | محمد نور | پائے نائی | مولانا سکھ |

| نمبر شمار | نام       | ولد بیت    | قومیت     | سکونت       |
|-----------|-----------|------------|-----------|-------------|
| ۶۲        | میاں خان  | مراد علی   | دیپچی     | تک          |
| ۶۳        | گل خان    | علی جان    | صدانی     | زیر دل      |
| ۶۴        | سردار خان | سمند خان   | دیپچی     | بیر شہر     |
| ۶۵        | سیف اللہ  | حکومت      | "         | تک          |
| ۶۶        | سہباز خان | دوست محمد  | سنزنی     | زیارت       |
| ۶۷        | الف       | غفور       | دیپچی     | ورنچہ کلاں  |
| ۶۸        | صاب خان   | حاجی حسین  | "         | اسخلی       |
| ۶۹        | پہلاٹ خان | ظہاراد خان | سارنگ زنی | منہ         |
| ۷۰        | ظلام      | تورگل      | دوڑ       | ڈلدرغون غیر |